بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ نزل احسن الحدیث القرآن
بیاد
حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ
حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ
ہفت روزہ
اہلِ حدیث
لاہور
مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان
مسلک اہلحدیث کا داعی
جلد: 46
۲ تا ۸ شعبان ۱۴۳۶ھ 22 تا 28 مئی 2015ء
شمارہ: 20

دینی مدارس

پرویز رشید مدارس کے خلاف ہرزہ سرائی پر قوم سے معافی مانگیں۔

امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ

نمازِ فجر

اہمیت وفضیلت پر گفتگو!

مومن کے اوصاف

قرآن وسنت کی روشنی میں!

مساجد

اسلامی تربیت واصلاح کے اہم بنیادی مراکز!

قرآن وسنت کی روشنی میں

- لینز کا استعمال.....؟!
- پراندے کی شرعی حیثیت.....؟!
- سہاگ رات دو رکعات ادا کرنا.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

صبر واستقامت

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ﴾ (الأحقاف: 35)

''پس (اے محمد! ﷺ) صبر کیجیے جیسا صبر عالی ہمت رسولوں نے کیا۔ اور ان (اپنی قوم) کے لیے (عذاب طلب کرنے) میں جلدی نہ کیجیے۔''

﴿لَتُبْلَوُنَّ فِيْ أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا أَذًى كَثِيْرًا وَإِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ﴾ (آل عمران)

''یقیناً تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں سے تمہاری آزمائش کی جائے گی اور یہ بھی حتمی بات ہے کہ تمہیں یہودیوں اور مشرکوں کی بہت سی دکھ دینے والی باتیں سننا پڑیں گی اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تو یہ معاملات کو پختگی سے انجام دینے کا طریقہ ہے۔''

قرآن مجید ہر ہر مرحلہ پر انسانیت کی رہنمائی کرتا ہے' خالق انسان کی کتاب ہونے کی وجہ سے یہ انسان کی نفسیات سے بھی بخوبی واقف ہے اس لیے کس موڑ پر انسان کو کیا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟ اس کی رہنمائی ہمیں قرآن مجید سے ہی ملتی ہے۔ انہی رہنما اصولوں میں سے ایک مشکل ترین حالات میں صبر کا دامن تھامے رکھنا اور استقامت سے حق کی راہ پر قائم رہنا ہے۔ اسی اصول کو حضرات انبیاء علیہم السلام نے اپنایا اور اپنے مقاصد میں کامیابیاں سمیٹیں:

﴿أُولٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ (القصص)

''یہ اپنے کیے ہوئے صبر کے عوض دوہرا اجر دیے جائیں گے۔ یہ نیکی سے بدی کے خاتمہ کی کوشش کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

یعنی وہ لوگ جو ایمان لانے کے بعد مصائب ومشکلات کو صبر سے برداشت کرتے ہیں اور ثابت قدمی سے راہ حق پر ڈٹے رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کو پھر اللہ کی معیت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ اور اللہ کی معیت سے بڑھ کر سرفرازی کیا ہو سکتی ہے!

﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾

''اے ایمان والو! صبر اور نماز سے تقویت حاصل کرو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔''

ایسے ہی لوگوں کے لیے قرآن نے خوشخبری سنائی ہے کہ:

﴿وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ﴾ (الحج)

''اور ان لوگوں کو خوشخبری سنا دیجیے جن کے دل اللہ کے ذکر کیے جانے پر کانپ جاتے ہیں اور ان پر جو مصیبتیں پڑتی ہیں اس پر صبر کرنے والے ہیں اور نماز قائم کرنے والے ہیں۔''

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

کبیرہ گناہ

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الكَبَائِرِ؟" ثَلاَثًا، قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: "الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ -وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ- أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ".] (صحيح البخاري)

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے گناہوں کے متعلق خبر نہ دوں؟'' اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کی' کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! ضرور خبر دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا' والدین کی نافرمان (پھر آپ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اور فرمایا) اور جھوٹی گواہی دینا۔''

کبیرہ گناہوں کی ایک لمبی فہرست ہے جن کی تفصیل قرآن وحدیث میں موجود ہے۔ ان کبیرہ گناہوں میں سے جو گناہ سب سے زیادہ بڑے ہیں ان کی نشاندہی رسول اللہ ﷺ نے تلاوت کردہ حدیث میں فرمائی ہے۔

پہلے نمبر پر آپ ﷺ نے شرک کا تذکرہ فرمایا' یہ ایک ایسا گناہ ہے کہ اس کی موجودگی میں کوئی بھی نیک عمل قبول نہیں ہوتا۔ شرک کرنے والے کی نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ حتی کہ صدقات وخیرات بھی قبول نہیں ہوتے۔ اس قدر وعید کے باوجود اکثر لوگ اس برائی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

دوسرا بڑا گناہ ''والدین کی نافرمانی ہے۔'' قرآن پاک میں بھی اللہ نے اپنی عبادت کا ذکر فرما کر والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دی ہے۔ یہ برائی بھی آج ہمارے معاشرے میں عام ہو چکی ہے۔ اکثر والدین اپنی اولاد کی نافرمانی کا تذکرہ کرتے ہیں حالانکہ والدین کا نافرمان ان کو ستانے والا یا ان کو گالی دینے والا حدیث کی رو سے ملعون ہے۔ والدین کے نافرمان کو اللہ دنیا میں ہی رسوا کر دیتا ہے۔ اس لیے کہ اللہ کی رضا والدین کی رضا میں ہے۔ یعنی جس پر اس کے والدین راضی ہوں۔ اللہ بھی اس پر خوش ہوگا۔ والدین کے متعلق ہی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ''وہ تمہارے لیے جنت یا دوزخ کا ذریعہ ہیں۔'' یعنی اگر تو نے ان کی خدمت کی اور وہ تم سے راضی ہو گئے تو ان کی رضا تیرے لیے جنت میں داخلے کا سبب ہوگی اور اگر وہ تم پر ناراض رہے تو ان کی ناراضگی تیرے لیے دوزخ میں جانے کا سبب بن جائے گی۔ والدین کی خدمت واطاعت کے بارے میں بہت سی احادیث موجود ہیں۔

تیسرا بڑا گناہ ''جھوٹی گواہی دینا ہے۔'' لوگ جھوٹ بولنے اور جھوٹی گواہی دینے کو معمول سمجھتے ہیں' حالانکہ یہ بھی چوٹی کے بڑے گناہوں میں سے ایک ہے۔ اس لیے کسی گواہی کی بنا پر سزا یا عدم سزا کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اگر گواہ جھوٹا ہے تو مقدمہ کا فیصلہ درست نہیں ہو سکے گا اور اس کا سارا وبال جھوٹے گواہ پر ہوگا۔ ان بڑے گناہوں سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

وفاقی وزیر اطلاعات کی دروغ گوئی!

زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن!

گذشتہ دنوں کراچی میں وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات پرویز رشید نے ایک ادبی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے دینی مدارس کو جہالت کی یونیورسٹیاں قرار دے کر جس ہرزہ سرائی اور گستاخی کا ارتکاب کیا اس سے اسلامیان پاکستان میں اضطراب اور غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اخبارات اور جلسوں میں احتجاج اور شدید ردعمل کا سلسلہ جاری ہے۔ سب سے پہلے اس پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ نے دینی مدارس کے خلاف منفی اور نازیبا گفتگو کی شدید الفاظ میں مذمت کی اور کہا کہ پرویز رشید نے دینی مدارس کو جہالت کی یونیورسٹیاں قرار دے کر خود سب سے بڑے جاہل ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ امیر محترم نے یہ بھی کہا کہ ''دینی طبقے میں پہلے ہی مدارس ومساجد کے بارے میں حکومتی پالیسیوں پر شدید تحفظات موجود ہیں۔ ملک میں ایسی قوتیں متحرک ہیں جو یہ چاہتی ہیں کہ مسلم لیگ (ن) کے مذہبی ووٹ بنک کو کمزور کر دیا جائے۔ پرویز رشید نے بالواسطہ ان قوتوں کے ایجنڈے کو آگے بڑھایا ہے۔''

اخبارات کے مطابق پرویز رشید نے اپنی گستاخانہ تقریر میں یہ بھی کہا کہ بچوں اور بوڑھوں کو علم سے محروم رکھو۔ پاکستان انگریز کا تحفہ ہے اس کو بند نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اس سے جان چھڑائی جا سکتی ہے مگر ضرورت یہ ہے کہ قوم کو مردہ فکر دو۔ اس مردہ فکر کو عام کرنے کے لیے پانچ مرتبہ لاؤڈ سپیکر دے دو (اس سے مراد نماز پنجگانہ کے اوقات ہیں) یہ مدارس نفرت' تعصب اور تنگ نظری پھیلاتے ہیں۔ پرویز رشید اور اس کے ہمنوا سیکولر فکر کو عام کرنا چاہتے ہیں۔ اسلام کے عالمگیر اور آفاقی فکر کو مردہ قرار دیتے ہیں۔ یہ شخص قیامت' دوزخ وجنت پر یقین نہیں رکھتا۔ جو شخص قیام پاکستان' اسلامی تعلیمات اور دینی افکار کا مخالف ہو اسے پاکستان کی وزارت کا قلمدان دے دینا نظریہ پاکستان اور دین کی توہین ہے۔

قیام پاکستان کے لیے تو اسلامیان برصغیر نے اس لیے اپنی جانی ومالی قربانیاں دی تھیں اور اپنا گھر بار چھوڑنا اس لیے گوارا کیا تھا کہ وہ یہاں اسلامی اقدار کی فرمانروائی چاہتے تھے۔ ان کے پیش نظر قرآن پاک کا یہ ارشاد گرامی تھا کہ ﴿اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ﴾ (۲۲/۴۱) ''اگر ان کو حکومت مل جائے تو وہ نماز قائم کرتے ہیں' زکوٰۃ ادا کرتے ہیں' نیکی کی دعوت دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور انجام کار اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔''

یہاں عمال حکومت کے ذاتی اخلاق میں چار چیزوں کو اہمیت دی گئی ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ آج ہماری قیادت میں پرویز رشید جیسے نا اہل حضرات موجود ہیں جو دینی مدارس کو جہالت کی یونیورسٹیاں قرار دیتے ہیں جبکہ ان مدارس میں قرآن وحدیث اور اس سے متعلقہ علوم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ وطن عزیز میں دین اسلام سے وابستگی اور اس کے لیے ایثار وقربانی کی جو خوشگوار فضا ہماری زندگیوں میں کتاب وسنت سے وابستگی اور اسلام کے جو کچھ اثرات نظر آ رہے ہیں وہ بڑی حد تک ہمارے اسلاف کی جد وجہد' مساعی جمیلہ اور ان مدارس کے کلیدی رول کا نتیجہ ہے۔ آج ہمارے ان مدارس اور علمی قلعوں کو مختلف اتہامات والزامات کا نشانہ بنا کر بدنام کرنا اعداء اسلام کا پروپیگنڈہ ہے۔ ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ دینی مدارس صرف درسگاہوں اور تعلیمی اداروں کا نام نہیں' پڑھنے پڑھانے اور تعلیم وتعلم کا سلسلہ ہی نہیں بلکہ دینی مدارس دینی تحریک کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ اسلامی اقدار کے تحفظ اور بقا کا نام ہیں۔ برصغیر میں گذشتہ تین صدیوں میں ان دینی مدارس نے جو کردار ادا کیا وہ تاریخ کا روشن باب ہے۔ بفضل اللہ تعالیٰ ان کا حال شاندار اور مستقبل جاندار ہے۔ آج دنیا میں جو اسلام کی شمعیں روشن ہیں وہ تمام دینی مدارس کی برکت ہے۔ ہمیں جو دین ملا ہے وہ کسی سکول' کالج یا یونیورسٹی سے نہیں ملا بلکہ مسجد' مدرسے اور منبر ومحراب سے ملا ہے۔ اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اسلام میں علم کی غیر معمولی اہمیت کی وجہ سے دنیا کے گوشے گوشے میں مسلمانوں نے تعلیم اور خاص طور پر دینی تعلیم کا نظم قائم رکھا ہے۔ کسی ایسے خطے کا تصور مشکل سے کیا جا سکتا ہے جہاں مسلمانوں کی تعداد' خواہ کتنی ہی مختصر کیوں نہ رہتی ہو اور وہاں بچوں کو قرآن پڑھانے اور دین کی بنیادی باتیں سکھانے

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
حق وباطل کی کشمکش..... (خطبہ حرم)	6
اے ارض حرم!..... (نظم)	9
نماز فجر..... اہمیت وفضیلت	10
پاک سعودی اتحاد..... مسلم امہ کی ضرورت	13
مساجد..... اسلامی سوسائٹی کا مرکزی مقام	14
دینی مدارس کے خلاف ہرزہ سرائی	16
مومن کے اوصاف	18
داستان..... مسجد نبوی کے ایک ستون کی	19
مجموعہ رسائل..... استاد المناظرین مولانا احمد دینؒ	20
اخبار الجماعہ	23

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 500/- روپے
ششماہی ..... 300/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 535/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے
فی پرچہ ..... 15/- روپے

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

کے لیے مکتب اور مدرسہ قائم نہ ہو۔ دنیا میں علم کی جو شمعیں فروزاں ہیں خواہ وہ مکاتب ومدارس کی شکل میں ہوں یا عظیم تعلیمی اداروں اور دانش گاہوں کی شکل میں' ان کا شجرۂ نسب ہجرت مدینہ کے بعد وجود میں آنے والے اس سایہ دار چبوترے سے جا ملتا ہے جسے ہم ''صفہ'' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

ملک میں لاکھوں طلبہ ان مدارس میں زیر تعلیم ہیں جنہیں قیام وطعام' علاج ومعالجہ' کتب اور وظائف کی سہولتیں میسر ہیں۔ حکومت پر بھی کوئی بوجھ نہیں۔ علامہ اقبال کے تاثرات یاد رکھنے کے قابل ہیں جب وہ غیر ممالک کے دورے سے واپس تشریف لائے تو انہوں نے کہا تھا کہ ''ان مدارس کو اسی حالت میں رہنے دو' غریب مسلمان بچوں کو انہی مکتبوں میں پڑھنے دو' اگر یہ درویش نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہوگا؟ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں اگر ہندوستان کے مسلمان ان مکتبوں کے اثر سے محروم ہو گئے تو بالکل اسی طرح ہسپانیہ (اسپین) میں مسلمانوں کو آٹھ سو برس کی حکومت کے باوجود آج غرناطہ وقرطبہ کے کھنڈر اور الحمراء کے سوا اسلام کے پیروؤں اور اسلامی تہذیب کے آثار کا کوئی نقش نہیں ملتا۔ یہاں بھی تاج محل اور دلی کے لال قلعے کے سوا مسلمانوں کی تہذیب کا کوئی نشان نہیں ملے گا۔''

آخر میں ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ دینی مدارس کی بقاء' ان کا استحکام اور دینی علوم ومعارف کی ترویج سے ہی وطن عزیز میں اسلامی نظام کی صبح طلوع ہو سکتی ہے۔ ایسے حالات میں دینی مدارس کی بقا کے لیے علماء کرام کو سیکولر قوتوں کے خلاف متحد ہو کر سینہ سپر ہو جانا چاہیے۔

پرویز رشید مدارس کے خلاف ہرزہ سرائی پر قوم سے معافی مانگیں دینی طبقے کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے

پرویز رشید نے دینی مدارس کو جہالت کی یونیورسٹیاں قرار دے کر خود سب سے بڑے جاہل ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ صولت مرزا کس دارالعلوم سے فارغ تھا؟ گلوبٹ یا فیصل موٹا کس دینی مدرسے کا سند یافتہ ہے؟ اصلاحات کی آڑ میں مدارس کی توہین اور ان کے خلاف گالی برداشت نہیں کر سکتے۔ پروفیسر ساجد میر

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے وفاقی وزیر اطلاعات سینیٹر پرویز رشید کی طرف سے کراچی میں ادبی کانفرنس کے دوران دینی مدارس کے خلاف منفی گفتگو کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ پرویز رشید نے دینی مدارس کو جہالت کی یونیورسٹیاں قرار دے کر خود سب سے بڑے جاہل ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ پرویز رشید سے ایسی غیر ذمہ دارانہ گفتگو کی توقع نہیں تھی۔ اپنے ایک مذمتی بیان میں پروفیسر ساجد میر نے اپنے سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہر ادارے میں اصلاحات کی گنجائش موجود ہوتی ہے اور اداروں میں ہر طرح کے خیالات اور نظریات کے لوگ ہوتے ہیں۔ کسی ایک فرد کی غیر ذمہ دارانہ حرکت کی بنیاد پر تمام مدارس کو جاہل قرار دینا سراسر ناانصافی ہے۔ پرویز رشید کو چاہیے کہ وہ دینی مدارس کے خلاف اغیار کی طرف سے کیے جانے والے بے بنیاد پراپیگنڈہ مہم کا حصہ نہ بنیں۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ پرویز رشید دینی مدارس کے خلاف منفی گفتگو کر کے مسلم لیگ ن اور حکومت کے لیے مشکلات پیدا نہ کریں۔ دینی طبقے میں پہلے ہی مدارس، مساجد کے بارے میں حکومتی پالیسیوں پر شدید تحفظات ہیں۔ ملک میں ایسی قوتیں متحرک ہیں کہ جو مسلم لیگ ن کے مذہبی ووٹ بنک کو کمزور کرنا چاہتی ہیں۔ پرویز رشید نے بالواسطہ ان قوتوں کے ایجنڈے کو آگے بڑھایا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ صولت مرزا کس دارالعلوم سے فارغ تھا اور گلو بٹ یا فیصل موٹا کس دینی مدرسے کے سند یافتہ ہیں؟ کیا ملک میں پکڑے جانے والے مختلف دہشت گردوں کا تعلق بڑی بڑی یونیورسٹوں سے نہیں۔ کیا اس بنیاد پر ہم انہیں بھی جاہل قرار دے دیں۔ پرویز رشید کی گفتگو عقلی، منطقی لحاظ کے علاوہ حقائق کے بھی بالکل برعکس ہے۔

پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ وہ پرویز رشید کی اس گفتگو کے متعلق وزیر اعظم نواز شریف سے بات کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی روشنی پھیلانے والے ان مدارس نے دین کے علم کو بلند رکھنے کیلئے لازوال قربانیاں دے کر ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کی ہے۔ مدارس پر دہشت گردی کے الزامات لگانے والے اسلام دشمنی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں میں دینی تعلیم کے اہتمام کا سلسلہ عہد نبوی ہی میں شروع ہو چکا تھا۔ دارارقم، درس گاہ مسجد قبا، مسجد نبوی اور اصحاب صفہ کے چبوترہ میں تعلیم وتربیت کی مصروفیات اس کے واضح ثبوت ہیں۔ چوتھی وپانچویں صدی ہجری کی معروف دینی درس گاہوں میں مصر کا جامعہ ازہر، اصفہان کا مدرسہ ابوبکر الاصفہانی، نیشاپور کا مدرسہ ابو الاسحاق الاسفرائینی اور بغداد کا مدرسہ نظامیہ شامل ہیں۔ غرضیکہ مدارس کی تاریخ وتاسیس کی کڑی عہد رسالت سے جا کر ملتی ہے اور مدارس میں پڑھائی جانے والی کتب حدیث کی سند کا سلسلہ حضور اکرم ﷺ تک پہنچتا ہے۔ آج پاکستان میں 25 لاکھ کے قریب دینی مدارس میں زیر تعلیم طلبہ مفت تعلیم، طعام، رہائش، کی سہولتوں سے فیض یاب ہیں۔ دینی مدارس دنیا کی سب سے بڑی این جی او ہے جس کا حکومت پر کوئی بوجھ نہیں۔ حکومت ان میں شوق سے اصلاحات کرے مگر ہم اصلاحات کی آڑ میں مدارس کی توہین اور انکے خلاف گالی برداشت نہیں کر سکتے۔ پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ مدارس کے قیام کا بنیادی مقصد طلبہ میں کتاب وسنت اور ان سے ماخوذ علوم وفنون کی تعلیم وتعلم، توضیح وتشریح، تعمیل واتباع، تبلیغ ودعوت کے فروغ کے ساتھ ساتھ انہیں معاشرے کا مفید شہری بھی بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن وحدیث کی خدمت میں مدارس نے جو کردار ادا کیا ہے وہ تاریخ کا ایک ناقابل فراموش حصہ ہے۔ برصغیر میں قرآن وحدیث کی نشرواشاعت میں مدارس اسلامیہ ہی بنیادی کردار ہے اور یہ وہ شرف ہے جو کسی اور ادارے کو نصیب نہیں ہوا، اگر یہ کہا جائے کہ برصغیر میں مدارس اسلامیہ کے وجود کے بغیر علوم قرآن وحدیث کا فروغ ناممکن تھا تو بالکل مبالغہ نہ ہوگا۔ ان کا کہنا تھا کہ مدارس کا ایک خاص امتیاز یہ ہے کہ اس نے اپنا فیض پہنچانے میں کسی خاص طبقہ یا کسی خاص جماعت کو دوسرے طبقہ یا جماعت پر فوقیت نہیں دی بلکہ اس نے اپنے دروازے امیر اور غریب سب کے لیے یکساں طور پر کھلے رکھے ہیں۔ غریبوں میں تعلیم کو عام کرنے میں سب سے بڑا کردار مدارس ہی کا ہے۔ اگر سروے کیا جائے تو یہی نتیجہ نکلے گا کہ آج اسکولوں کی بہ نسبت مدارس میں غریب طلبہ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے پرویز رشید سے مطالبہ کیا کہ وہ مدارس کے خلاف ہرزہ سرائی پر قوم سے معافی مانگیں۔ کیونکہ ان کے بیان نے دینی مدارس اور دینی طبقے سے جڑے ہوئے لاکھوں لوگوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ (میڈیا سیل۔ 106 راوی روڈ لاہور)

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com

پراندے کی شرعی حیثیت

سوال عورتیں عام طور پر بالوں کی حفاظت اور پراگندگی سے بچانے کے لیے پراندہ استعمال کرتی ہیں جبکہ کچھ علماء کا موقف ہے کہ پراندہ کا استعمال شرعی طور پر درست نہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

جواب ہمارے ہاں مشرقی خواتین کے ہاں پراندے کے استعمال کا رواج ہے جو آج کل روشن خیالی کے پیش نظر متروک ہوتا جا رہا ہے' عام طور پر پراندہ استعمال کرنے کے تین مقاصد حسب ذیل ہیں:

- بال گھنے اور لمبے نظر آئیں' اسی لیے سیاہ دھاگوں کا پراندہ استعمال کیا جاتا ہے۔ شرعی طور پر اس مقصد کے پیش نظر سیاہ رنگ کا پراندہ ناجائز ہے' رسول اللہ ﷺ نے اس عمل کو دھوکہ دہی اور باعث لعنت قرار دیا ہے۔ (صحیح مسلم' اللباس: ۲۱۲۷)

کچھ اہل علم تو مطلق طور پر پراندے کے استعمال کو منع قرار دیتے ہیں' خواہ وہ کسی رنگ کا ہو' کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی چیز کو بالوں کے ساتھ ملانے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے اس بات پر ڈانٹا ہے کہ عورت اپنے بالوں کے ساتھ کوئی چیز ملائے۔'' (مسلم' اللباس: ۲۱۲۶)

ہمارے رجحان کے مطابق پراندے کو مطلق طور پر ناجائز کہنا خواہ وہ کسی رنگ کا ہو محل نظر ہے۔ کیونکہ حدیث کے سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بالوں کے ساتھ بال ملانے سے منع فرمایا اور اسے دھوکہ دہی قرار دیا ہے۔ سیاہ پراندہ ہی دھوکہ دہی کا باعث ہوتا ہے اس لیے اس رنگ کا پراندہ منع ہے۔ ہاں اگر عورت کے بال کسی وجہ سے سفید ہو چکے ہیں تو اس کے لیے سفید رنگ کا پراندہ منع ہوگا۔ باقی نیت کا معاملہ تو اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے' البتہ دیکھنے والوں کا بھی اعتبار کیا جائے گا۔

- بالوں کی حفاظت اور خوبصورتی کے لیے پراندہ استعمال کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جس نے بال رکھے ہوں تو چاہیے کہ انہیں بنا سنوار کر رکھے۔'' (ابوداود' الترجل: ۴۱۶۳)

بالوں کی تکریم کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی حفاظت کی جائے' عورتوں کے لیے بالوں کی حفاظت پراندے سے ہوتی ہے' اس لیے اسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ امام ابوداؤد نے حضرت سعید بن جبیرؒ کے حوالے سے لکھا ہے: ''دھاگوں سے بنی ہوئی چوٹی (پراندہ) کے استعمال میں چنداں حرج نہیں۔'' ..... آگے امام ابوداؤدؒ خود ہی اس کی وضاحت کرتے ہیں: ''گویا حضرت سعید بن جبیر کی رائے کے مطابق عورتوں کے لیے بالوں کے ساتھ دوسرے بال جوڑنا ہی منع ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا موقف بھی یہی ہے کہ ''دھاگوں کی چوٹی کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔'' (ابوداود' الترجل: ۴۱۷۱)

یہ اقوال اگرچہ ضعیف ہیں تاہم مسئلہ کی تائید کے لیے انہیں پیش کیا جا سکتا ہے۔

- بالوں کو قدرتی طور پر لمبا کیا جائے' جیسا کہ کسی بیل کو بڑھنے کے لیے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے' اسی طرح بالوں کو قدرتی طور پر لمبا کرنے کے لیے پراندہ ایک سہارے کا کام دیتا ہے۔ چنانچہ خواتین ان بچیوں کے لیے پراندہ استعمال کراتی ہیں جن کے بال چھوٹے ہوتے ہیں اور اس کے استعمال سے بال بڑھ جاتے ہیں۔ اس مقصد کے پیش نظر بھی پراندہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مختصر یہ کہ درج ذیل شرائط کے ساتھ پراندہ استعمال کیا جا سکتا ہے:

- جعل سازی اور دھوکہ دہی کے پیش نظر سیاہ پراندہ استعمال نہ کیا جائے۔
- اس سے مردوں کو اپنی طرف مائل کرنا مقصود نہ ہو۔
- بالوں کی حفاظت اور خوبصورتی کے لیے اسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔
- بالوں کو قدرتی طور پر لمبا کرنے کے لیے بھی اس کے استعمال میں چنداں حرج نہیں۔

مسئلہ کی وضاحت کے لیے ہم نے یہ دراز نفسی کی ہے وگرنہ آج کل ماڈرن لڑکیاں پراندے کے استعمال کو بارِ خاطر خیال کرتی ہیں۔ اب تو بالوں کو کاٹ کر چھوٹے کرنا ایک فیشن ہو چکا ہے۔ جن خواتین کے بال لمبے ہیں وہ پراندے کی بجائے ''پونی'' استعمال کرتی ہیں۔ بدقسمتی سے ان کی دیکھا دیکھی کچھ مرد بھی پونی استعمال کرتے ہیں۔ مردوں کے لیے ایسا کرنا جائز

نہیں۔ بہرحال بالوں کو قابو میں رکھنے کے لیے پراندہ لگانا جائز ہے بشرطیکہ وہ بالوں کے رنگ سے مختلف ہو' وہ پراندہ چھوٹا ہو یا بڑا' اس طرح استعمال کرنے میں کوئی جعل سازی یا دھوکہ دہی مقصود نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم!

لینز کا استعمال

سوال آج کل بازار میں مختلف رنگوں کے لینز دستیاب ہیں' جو نظر اور بینائی کے علاوہ استعمال ہوتے ہیں' خصوصاً خواتین اپنے کپڑوں کے ساتھ ملتے جلتے لینز استعمال کرتی ہیں' اس کے متعلق شرعی حکم کی وضاحت کریں۔

جواب لینز دور حاضر کی بہت مفید ایجاد ہے اور اسے دو طرح سے استعمال کیا جاتا ہے:

- نظر اور بینائی کے لیے پہلے عینک استعمال ہوتی تھی' اب اسی نمبر کے لینز مل جاتے ہیں۔ انہیں آنکھ کے اندرونی حصے کے ساتھ چپکا لیا جاتا ہے۔ اس طرح عینک کا متبادل ہے' اس مقصد کے لیے لینز استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ایسا کرنا ایک ضرورت ہے اور اس کے بغیر گذارا نہیں ہوتا۔
- لینز کو بطور فیشن بھی استعمال کیا جاتا ہے' خاص طور پر خواتین تقریبات کے موقع پر اپنے سوٹ کے ساتھ رنگت کے اعتبار سے ملتے جلتے لینز استعمال کرتی ہیں۔ اس کے متعلق ہمارا رجحان یہ ہے کہ نظر کی ضرورت کے بغیر بھی انہیں استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن اگر گراں قیمت ہیں تو ان کے استعمال سے گریز کرنا بہتر ہے کیونکہ یہ اسراف ہے جس کی شریعت میں اجازت نہیں نیز اس میں تدلیس اور دھوکہ دہی بھی ہے کیونکہ آنکھ کو اس کے مظہر حقیقی کے علاوہ ظاہر کیا جاتا ہے' عرب کے مایہ ناز عالم دین شیخ صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس کے استعمال کے لیے کسی ماہر امراض چشم سے مشورہ کیا جائے' اگر نظر پر اثر انداز ہوتے ہوں تو ایسے لینز استعمال نہیں کرنے چاہئیں کیونکہ جو چیز بھی بدن کو نقصان دیتی ہے اس کا استعمال درست نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم خود کو ہلاک نہ کرو۔'' (النساء:۲۹)

اگر کوئی ماہر ڈاکٹر اس کے متعلق کہتا ہے کہ اس کے استعمال سے نظر پر کوئی اثر نہیں پڑے گا تو پھر بھی غور کیا جائے کہ ان کے استعمال سے آنکھیں چوپایوں جیسی تو نظر نہیں آتیں مثلاً خرگوش یا بلی کی آنکھوں جیسی نظر آئیں تو بھی ان کے استعمال سے گریز کیا جائے کیونکہ ایسا کرنے سے حیوانات سے مشابہت ہوتی ہے جسے قرآن نے بطور مذمت بیان کیا ہے۔ یہ بہت بُری بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور وہ حیوانات سے مشابہت کرتا پھرے۔ لیکن اگر حیوانات سے مشابہت نہیں ہوتی بلکہ محض رنگت کی تبدیلی مقصود ہے تو اسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (صحیح فقہ السنہ: ج۳' ص۷۰)

بہرحال عورتوں کے لیے اگرچہ نظر کے علاوہ دیگر ضروریات کے لیے ان کے استعمال کی گنجائش ہے بشرطیکہ اسراف اور ریاکاری مقصود نہ ہو۔ لیکن بہتر ہے کہ اس سے بھی اجتناب کیا جائے۔ واللہ اعلم!

سہاگ رات دو رکعت پڑھنا

سوال ہمارے ہاں دیندار طبقے میں مشہور ہے کہ سہاگ کی رات میاں بیوی دو رکعت ادا کریں' اس کے متعلق شرعی ہدایات کیا ہیں؟ کیا احادیث میں اس کی کوئی دلیل ملتی ہے؟ اس مسئلہ کو وضاحت سے بیان کریں۔

جواب سہاگ کی رات میاں بیوی کا دو رکعت پڑھنا' اس کے متعلق تلاش بسیار کے باوجود رسول اللہ ﷺ سے مروی کوئی صحیح حدیث ہمیں دستیاب نہیں ہو سکی' البتہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سہاگ رات بیوی کے پاس جاتے وقت دو رکعت پڑھی ہیں۔ (مصنف عبدالرزاق: ج۶' ص۹۱)

اس رات شرعی ہدایت یہ ہے کہ بیوی کی پیشانی پکڑ کر حسب ذیل دعا پڑھے: [اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ] ''اے اللہ! میں اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس خیر کا بھی جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس شر سے بھی جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے۔'' (ابوداود' النکاح: ۲۱۶۰)

یقیناً ہر ہر فرد اور ہر ہر چیز میں خیر و برکت اس وقت ہو سکتی ہے جب اللہ تعالیٰ نے اس میں مقدار فرمائی ہو' اس لیے اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ اس کا سوال کیا جائے اور کسی چیز یا شخص میں پایا جانے والا شر بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے اور اس سے تحفظ کا سوال بھی اللہ تعالیٰ ہی سے ہونا چاہیے۔ خاص طور پر بیوی کا معاملہ تو بہت ہی اہم ہے کیونکہ وہ بھی زندگی کی گاڑی کا ایک پہیہ ہے' تقابل کے طور پر بیوی بھی اپنے شوہر کے متعلق اللہ تعالیٰ سے خیر و برکت کی دعا اور اس کے شر سے پناہ مانگ سکتی ہے' اگرچہ حدیث میں اس کی صراحت نہیں۔ اگر خاوند کو اندیشہ ہو کہ ایسا کرنے سے بیوی اس سے نفرت کرے گی کہ اس میں شر ہے جس سے پناہ مانگی جا رہی ہے تو مذکورہ دعا کو آہستہ پڑھ لے۔

بہرحال ہمارے دیندار طبقہ میں دو رکعت پڑھنے کا رجحان کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ البتہ دعا مسنون ضرور پڑھنی چاہیے۔ واللہ اعلم!

❀❀❀❀❀

حق و باطل کی کشمکش

فضیلۃ الشیخ امام مسجد الحرام
ڈاکٹر اُسامہ بن عبداللہ خیاط حفظہ اللہ

مترجم — جناب محمد ہاشم یزمانی/ جناب عاطف الیاس — بـ — جناب حافظ عبدالحمید ازہر رحمہ اللہ

حمد وثناء کے بعد!

اللہ کے بندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اس کے ساتھ تعلق جوڑے رکھو، اس کی طرف رجوع کرتے رہو، کیونکہ تقویٰ اختیار کرنے والا ہی کامیاب ہے، بے شک متقی آخرت کے لیے بہترین سامان تیار کر چکا ہے:

﴿وَ اتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ)

''اس دن کی رسوائی ومصیبت سے بچو، جبکہ تم اللہ کی طرف واپس ہو گے، وہاں ہر شخص کو اس کی کمائی ہوئی نیکی یا بدی کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور کسی پر ظلم ہرگز نہ ہوگا۔''

اے مسلمانو! اللہ کی تقدیر کے مطابق معرکۂ حق وباطل کی آگ کبھی تھمنے والی نہیں، ہدایت وگمراہی کی یہ جنگ کبھی ختم ہونے والی نہیں، کفر وایمان کا یہ مقابلہ کبھی نہیں رک سکتا، بلکہ یہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ زمین اور زمین میں جو کچھ ہے اس سب کا خود وارث نہ بن جائے۔

یہ جنگ دراصل برائی کی تمام صورتوں اور شکلوں کے مقابلے میں خیر وبھلائی کی قوتوں کا اٹھ کھڑا ہونا ہے۔ برائی کی شکلیں چاہے بہت مختلف ہوں، اس کے جھنڈے متعدد ہوں، اس کی تعداد زیادہ ہو، اس کا خطرہ بڑھ چکا ہو، بہر حال، اس کے مقابلے میں خیر وبھلائی اپنا کام کر دکھاتی ہے۔ اس لیے کہ یہ آج پیدا یا ظہور پذیر نہیں ہوئیں بلکہ تاریخ کے مختلف ادوار میں یکے بعد دیگرے آتی رہی ہیں۔ اللہ کی کتاب میں ان کا ذکر ہے، رب کریم ان کے متعلق ہمیں بتلاتا ہے، تاکہ عقل رکھنے والے عبرت حاصل کریں اور متقین ہدایت اور نصیحت اخذ کریں۔ یہ اٹھان بت پرستی کے خاتمہ کے لیے خلیل الرحمن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تحریک توحید ہے۔

ازل سے باطل حق پر مختلف قسم کے حملے کرتا رہا ہے، لیکن اس کی چال بازی اور دھوکہ دہی کے تیروں میں سے شدید ترین حملہ، ایک شخص کو زندہ آگ میں پھینک دینا ہے۔ لیکن اس کا یہ حملہ بھی کامیاب نہ ہو سکا اور اس میں بھی اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا اللہ تبارک وتعالیٰ نے واضح کر دیا کہ ہمیشہ کی زندگی اور فتح وکامیابی حق ہی کے لیے ہے جبکہ ناکامی اور مغلوبیت باطل کا نصیب ہے۔ باطل نے اپنی ترکش کا آخری تیر چلایا اور

﴿قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ وَ اَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝ وَ نَجَّيْنٰهُ وَ لُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ؕ وَ يَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَ كُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۝﴾ (الانبیاء)

''انہوں نے کہا جلا ڈالو اس کو اور حمایت کرو اپنے خداؤں کی اگر تمہیں کچھ کرنا ہے۔ ہم نے کہا: اے آگ! ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا ابراہیمؑ پر۔ وہ چاہتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام کو نقصان پہنچائیں مگر ہم نے ان کو بُری طرح ناکام بنا دیا۔ ہم اُسے اور لوطؑ کو بچا کر اُس سرزمین کی طرف لے گئے جس میں ہم نے دنیا والوں کے لیے برکتیں رکھی ہیں۔ ہم نے اسے اسحاقؑ عطا کیا اور یعقوبؑ اس پر مزید، اور ہر ایک کو صالح بنایا۔''

ازل سے باطل حق پر مختلف قسم کے حملے کرتا رہا ہے، لیکن اس کی چال بازی اور دھوکہ دہی کے تیروں میں سے شدید ترین حملہ، ایک شخص کو زندہ آگ میں پھینک دینا ہے۔ لیکن اس کا یہ حملہ بھی کامیاب نہ ہو سکا اور اس میں بھی اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا

حق وباطل کا معرکہ ایک مرتبہ پھر نظر آتا ہے۔ ایک طرف حضرت موسیٰؑ حق کا علم اُٹھائے نظر آتے ہیں اور دوسری طرف فرعون باطل کا علم اُٹھائے دکھائی دیتا ہے، برائی میں حد سے گزر رہا ہوا، اپنی قوم یہ کہہ دیتا ہے کہ

﴿مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ﴾ (القصص: 38)

''میں تو اپنے سوا تمہارے کسی معبود کو نہیں جانتا۔''

اور یہ بھی کہہ دیا کہ

﴿اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى﴾ (النازعات)

''میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔''

اہل حق کو بدترین عذاب اور سخت سزا سے ڈراتے ہوئے کہتا ہے کہ

﴿قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَ نَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَ اِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝﴾ (الاعراف)

''میں اُن کے بیٹوں کو قتل کراؤں گا اور اُن کی عورتوں کو جیتا رہنے دوں گا' ہمارے اقتدار کی گرفت ان پر مضبوط ہے۔''

لیکن اللہ کا فیصلہ یہ تھا کہ حق غالب ہو کر رہے اور باطل ناکام ونامراد ہو۔ پھر نتیجہ یہ ہوا کہ فرعون اور اس کا لشکر تباہ وبرباد ہو کر رہا، موسیٰ اور اس کے ساتھی کامیاب ہو گئے۔

﴿فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۝ وَ اَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَ اَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝﴾ (الشعراء)

''ہم نے موسیٰؑ کو وحی کے ذریعہ سے حکم دیا کہ مار اپنا عصا سمندر پر' یکایک سمندر پھٹ گیا اور اس

کا ہر ٹکڑا ایک عظیم الشان پہاڑ کی طرح ہو گیا۔ اُسی جگہ ہم دوسرے گروہ کو بھی قریب لے آئے۔ موسیٰ اور اُن سب لوگوں کو جو اس کے ساتھ تھے، ہم نے بچا لیا اور دوسروں کو غرق کر دیا۔ اس واقعہ میں ایک نشانی ہے، مگر اِن لوگوں میں سے اکثر ماننے والے نہیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب زبردست بھی ہے اور رحیم بھی۔''

یوں اللہ تعالیٰ نے قومِ موسیٰ کے بے یار و مددگار لوگوں پر بے حد فضل و کرم فرمایا اور انہیں دنیا کی امامت عطا فرمائی، انہیں دنیا میں تمکین بخشی اور ظلم و تکبر کرنے والے جباروں سے نجات عطا فرمائی:

﴿وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝﴾ (القصص)

''اور ہم یہ ارادہ رکھتے تھے کہ مہربانی کریں ان لوگوں پر جو زمین میں ذلیل کر کے رکھے گئے تھے اور انہیں پیشوا بنا دیں اور انہی کو وارث بنائیں۔ زمین میں ان کو اقتدار بخشیں اور ان سے فرعون و ہامان اور ان کے لشکروں کو وہی کچھ دکھلا دیں جس کا انہیں ڈر تھا۔''

یہی حق و باطل کا معرکہ ہمیں ایک مرتبہ پھر ابھرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اب ایک طرف آخری نبی اور رسولوں کے سردار سیدنا محمد ﷺ ہیں اور دوسری طرف ابوجہل اور قریش کے سردار اور ان کے ساتھ قریش کے بدعمل حلیف و مددگار۔ جو اپنی کج فہمی اور بدبختی کی بنا پر یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں گے اور اس حق کا پھیلاؤ روکنے میں کامیاب ہو جائیں گے جو ان کے گھروں تک جا پہنچا تھا۔

تو دیکھیے کہ بالآخر اللہ کی تقدیر یہی تھی کہ دین غالب ہو جائے، دین کا لشکر کامیاب ہو جائے، ان کا دشمن ہلاک ہو جائے اور اس کی جڑ کٹ جائے۔ بالآخر ہمیں نبی ﷺ اس مبارک حرم میں طواف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، اس گھر کے گرد رکھے بتوں کو توڑتے جاتے ہیں اور اپنے رب کریم کا قول پڑھتے جاتے ہیں:

﴿وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝﴾ (الاسراء)

''اور اعلان کر دو کہ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، باطل تو مٹنے ہی والا ہے۔''

یوں اللہ کی تقدیر ہمیں نافذ ہوتی عیاں نظر آتی ہے۔

یہی حق و باطل کا معرکہ ہمیں آج کے دور میں بھی نظر آتا ہے۔ بلند مرتبہ فلسطین میں، عالی مقام شام اور حکمت و ایمان والے یمن میں نظر آتا ہے۔ یہ جنگیں جو آج برپا ہو رہی ہیں، یہ دراصل حق و باطل کے معرکہ کا ایک کڑا ہیں کیونکہ ان میں بھی ایک طرف حق نظر آتا ہے، جو اپنے دین اور اپنی مقدسات کی حفاظت کرنا چاہتا ہے، اپنی آزادی اور عزت و کرامت محفوظ رکھنا چاہتا ہے، جبکہ دوسری طرف باطل نظر آتا ہے جو غاصب، ظالم اور زیادتی کرنے والا ہے، جو حرمتیں پامال کرنے والا ہے، جو مقدسات کو ناپاک کرنے والا ہے اور حد درجہ ظلم و ستم کرنے والا ہے۔ اس کا ظلم و ستم دیکھ کر تو زمین و آسمان بھی ہلنے لگے ہیں۔

> سعودی عرب کی مبارک سرزمین پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے اسے اور اس کے عرب اور اسلامی حلیف ممالک کو یمن کو محفوظ کرنے کے اقدام ''عاصفۃ الحزم'' میں واضح کامیابی عطا فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کارروائی کے اہداف و مقاصد مکمل کیے ہیں اور ''اعادۃ الامل'' سے اسے مکمل فرمایا ہے

اللہ کے بندو! یہ معرکہ اگرچہ بہت طویل ہے، اس کے زخم گہرے ہیں اور اس کی قربانیاں بڑی ہیں، لیکن جس طرح پہلے معرکوں میں حق کی نصرت، باطل کی روک تھام، مسلمانوں کی سربلندی، زیادتی کرنے والے کافروں کی ذلت و رسوائی تھی تو ان میں بھی ان شاء اللہ عزت و نصرت ہوگی، اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی ہو گی اور حق کے علم کی بلندی ہوگی۔ یہ سرکشوں، مجرموں اور حاسدوں پر سخت ناگوار گزرے گیں، انہیں اپنی حد پر روک دے گی اور مایوس کر دے گیں۔ یہ سب اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے۔ یہ اس عزت و رحمت والے کی تقدیر ہے تاکہ عقل سے کام لینے والے نصیحت وعبرت اخذ کر لیں۔

سعودی عرب کی مبارک سرزمین پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے اسے اور اس کے عرب اور اسلامی حلیف ممالک کو یمن کو محفوظ کرنے کے اقدام ''عاصفۃ الحزم'' میں واضح کامیابی عطا فرمائی ہے؛ اللہ تعالیٰ نے اس کارروائی کے اہداف و مقاصد مکمل کیے ہیں اور ''اعادۃ الامل'' سے اسے مکمل فرمایا ہے جس کی کشادگی بڑھ گئی ہے، پھر سے روح پھونک دی گئی ہے اور اس کی رگوں میں پھر سے خون دوڑنے لگا ہے۔

''عاصفۃ الحزم'' ایک کھلے دل کی قربانی ہے، قوت و طاقت بھری مبارک مدد ہے، اور ایسی سنت ہے جس کی بنیاد بلاد حرمین شریفین کی قیادت نے رکھی ہے۔ اللہ انہیں اور عزت و سربلندی عطا فرمائے، اس ملک کے حاکم خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبد العزیز کو اجر عظیم عطا فرمائے، اس کے بھائیوں اور عربی اور اسلامی اتحاد کے سربراہوں کو بہترین اجر، مکمل ثواب، اور عظیم ترین انعام سے نوازے، ان کے اعمال کو مقبول بنائے، بے انتہا احسان فرما کر ان کی تائید اور نصرت فرمائے، اس ملک کے حاکم کو اور اتحاد کے قائدین کو اپنی رضا مندی کے موجب اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے، انہیں بے انتہا نعمتوں اور احسانات سے نوازے، ان کے ذریعے دین کی نصرت فرمائے، اپنا کلمہ سر بلند فرمائے، اپنے لشکر کو عزت بخشے، بالیقین وہ بہت دینے والا، سخی اور رحم فرمانے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

ازاں بعد، اے بندگانِ خدا!

عبرت کے لیے ان گنت ایسے واقعات ہیں کہ جن میں سے ہر معرکۂ حق و باطل میں غلبہ ہمیشہ حق کو نصیب ہوا، اس سے لازمی طور پر مسلمانوں کو یہ سبق لینا چاہیے کہ وہ حق پر ڈٹ جانے کے لیے مزید پُرعزم ہو جائیں اور ہر اس چیز سے بچیں جو حق کے الٹ ہو، یا اسے اصل راہ اور صراطِ مستقیم سے پھیر دے، تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی مدد کا وعدہ اسی طرح پورا فرمائیں جیسے اس امت کے اسلاف کی مدد کر کے اس نے یہ وعدہ پورا کیا تھا، کیونکہ یہ ایسا حق سچ

وعدہ ہے جس میں خلاف ورزی یا تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (الروم)

''اور ہم پر یہ حق تھا کہ ہم مومنوں کی مدد کریں۔''

زمانۂ ماضی کے اسباق اور ایامِ سابقہ کے دروس میں سے یہ بات بھی ہے کہ جب کبھی بغاوت اور سرکشی نے شدت پکڑی، اس کا خطرہ بڑھا، اس کا معاملہ بگڑا اور اس کا شر مضبوط ہوا تو یہ چیز اس کی کمزوری، سکڑنے، شعلوں کے ٹھنڈا پڑنے اور اس کی فوجوں کی پسپائی کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ پر یقینِ کامل، صحیح توکل اور سچی پناہ ڈھونڈنے کے ساتھ ساتھ صبرِ کامل، اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید اور عالمِ اسلام میں پھیلے ہوئے اپنے اسلامی بھائیوں کی ہر طرح سے مدد، تعاون اور ان کا دست و بازو بننا، ایسے اعمال ہیں جو دشمنانِ اسلام کی راہ روکنے کی امید کو تقویت، بغاوت کو شکست اور اللہ تعالیٰ کی مدد پر خوش ہونے کے اسباب پیدا کرتے ہیں۔ اللہ زبردست غلبے اور کمال رحم والا ہے، وہ جس کی چاہتا ہے مدد فرماتا ہے۔ چناں چہ اے اللہ کے بندو! نتائج ہمیشہ مومنوں کے حق میں بہتر ہوتے ہیں۔ مدد، مقام و مرتبہ اور غلبہ، صبر کرنے والے ثابت قدم لوگوں کے نصیب میں ہوتا ہے جن کا اس بات پر پختہ یقین ہے کہ صبر سے ہی مدد ملتی ہے، پریشانی جھیل کر ہی فراخی نصیب ہوتی ہے اور تنگی کے بعد ہی آسانی مقدر بنتی ہے۔

آگاہ رہیے! یمن میں قابض ظالم انقلابیوں نے ہمارے ملک سعودی عرب کی جنوبی حدود کے امن کو تہ و بالا کرنے کے لیے جن ناپاک کوششوں کا آغاز کیا ہے، اس سے واضح معلوم ہو رہا ہے کہ اب یہ جماعت ناامیدی اور تباہی کی آخری حدوں کو چھو رہی ہے۔ مسلسل شکستوں، پے در پے لگنے والے زخموں اور اپنے مذموم مقاصد کے حصول میں ناکامیوں نے انہیں اس حال تک پہنچایا ہے۔ اس لیے یہ لوگ اب جو کچھ بھی حرکتیں کر رہے ہیں، ان کی حیثیت بے فائدہ اور بے مقصد کھیل کی ہے، اس سے نہ تو ان کی امیدیں پوری ہوں گی اور نہ ہی وہ سر اٹھانے کے قابل ہوں گے اور نہ ہی ان کی کوئی بنیاد استوار ہوگی۔ بری چالیں ہمیشہ خود سازشیوں کے خلاف ہی پڑتی ہیں، ظالموں کے ظلم و زیادتی سے خود ظالم ہی کی شکست اور تنگ دستی میں اضافہ ہوتا ہے اور جو کوئی تلوارِ بغاوت لے کر نکلتا ہے، بالآخر وہ خود ہی اس سے قتل ہونے کی سزا اور عقاب پاتا ہے۔ اس بات کی تصدیق اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ہوتی ہے جس میں اس کا ارشاد ہے کہ:

﴿فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (یونس)

''مگر جب وہ ان کو بچا لیتا ہے تو پھر وہی لوگ حق سے منحرف ہو کر زمین میں بغاوت کرنے لگتے ہیں لوگو! تمہاری یہ بغاوت اُلٹی تمہارے ہی خلاف پڑ رہی ہے، دنیا کے چند روزہ مزے ہیں (لُوٹ لو)، پھر ہماری طرف تمہیں پلٹ کر آنا ہے، اُس وقت ہم تمہیں بتا دیں گے کہ تم کیا کچھ کرتے رہے ہو۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں بغاوت، باغیوں اور اس کے برے عواقب سے اپنی پناہ میں رکھے!

اللہ کا فضل ہے کہ سرزمینِ حرمین شریفین ہمیشہ ایمان کی پناہ گاہ اور امن و امان کا منبع رہی ہے، اور حاسدوں کے حسد کے باوجود، ان شاء اللہ آئندہ بھی دشمنوں کے سامنے علمِ اسلام کو بلند کیے رکھے گی، کسی باغی کی بغاوت یا سرکش کی سرکشی سے اس مقدس ملک کی عزت و غلبے کی عمارت اور عزم و حزم کے ستون کو ہلایا اور گرایا نہیں جا سکتا۔

اے اللہ! اے رب العالمین! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما! اسلام اور مسلمانوں کا بول بالا فرما! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما! حدودِ دین کی حفاظت فرما! دشمنانِ دین اور تمام فسادیوں سرکشوں کو نیست و نابود فرما! مسلمانوں کے دلوں میں الفت پیدا فرما! ان کی صفوں میں اتحاد پیدا فرما! ان کے قائدین کی اصلاح فرما اور انہیں حق پر جمع فرما۔ آمین!

.....

بقیہ پاک سعودی اتحاد

کے ازالہ کے لیے سینئر علامہ ساجد میر اور ایم این اے حافظ عبدالکریم کا بہت اہم کردار رہا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ابھی بھی وقت ہے، ابھی ہم نے کچھ نہیں گنوایا، ہمیں آج دوٹوک فیصلہ کرنا چاہیے کہ ہمارا مستقبل کس کے ساتھ وابستہ ہے۔ ہمارے ملکی، قومی، دینی، ثقافتی، تعلیمی، سماجی مفادات کس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ہمیں اگر کسی کا نہیں تو اپنے ملک و قوم اور مستقبل کے بارے میں ضرور سوچنا چاہیے اور کھل کر مملکت سعودی عرب کا ساتھ دینا چاہیے۔

یاد رہے کہ پاکستان ہم نے اسلام کے نام پر حاصل کیا اور دنیا بھر کے مسلمان اسے اسلام کا قلعہ اور اپنا نجات دہندہ سمجھتے ہیں۔ آج ہمیں ایک پاکستانی کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک مسلمان کی حیثیت سے سوچنا چاہیے۔ اور مملکت سعودی عربیہ کے ساتھ ملکر مسلمانانِ عالم کی قیادت اور سیادت کا فریضہ سرانجام دینا چاہیے اگر دنیا میں مسلمانوں پر اسی طرح ظلم و ستم ہوتے رہیں، بیدردی سے ان کا خون بہایا جاتا رہے اس وقت ہم کوئی اقدام نہ کر سکے تو پھر ہمیں جینے کا کوئی حق نہیں ہے۔

.....

بقیہ داستان..... مسجد نبوی کے ستون کی سنك]

''اے اللہ کے رسول! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اسی طرح ہنساتا رہے۔''

ارشاد ہوا کہ ابولبابہ کی توبہ قبول ہوگئی۔ اس وقت تک پردہ کے احکامات نازل نہیں ہوئے تھے۔ سیدہ ام سلمہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر اجازت ہو تو میں ابولبابہ کو خوشخبری سنا دوں؟ ارشاد ہوا: ہاں اگر چاہو تو (سنا دو)۔ وہ اپنے حجرے کے دروازے پر کھڑی ہوگئیں اور فرمانے لگیں: اے ابولبابہ! [ابشر فقد تاب الله عليك] ''تمہیں مبارک ہو اللہ نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔''

ادھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ خبر ملی تو وہ ابولبابہ کو کھولنے کے لیے دوڑے چلے آئے۔ اب ذرا دنیائے محبت کی یہ ادا بھی ملاحظہ فرمائیں۔ انہوں نے فوراً صحابہ کو روک دیا۔ کہنے لگے کہ [لا والله! حتى يكون رسول الله ﷺ هو الذى يطلقنى بيده]

''اللہ کی قسم! اب تو مجھے اللہ کے رسول ﷺ ہی اپنے دست مبارک سے آزاد فرمائیں گے۔''

چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ فجر کی نماز کے لیے نکلے تو آپ ﷺ نے انہیں خود اپنے دست مبارک سے کھولا اور آزاد فرما دیا۔

.....

اے ارضِ حرم!

(ابرہہ کی معنوی اولاد کی دھمکیوں کے جواب میں)

اے ارضِ حرم! ہم تری عظمت پہ فدا ہیں
ہم آج بھی اس دور میں عاشق کی وفا ہیں
معلوم کسے سوزِ سخن ، سوزِ جگر ہے
نعرے بھی ہمارے ترے دشمن کو سزا ہیں
دیوانے ترے آج ابابیل کی صورت
بدمست گروہوں پہ مسلط بخدا ہیں
ہے عزم ہمارا کبھی پیچھے نہ ہٹیں گے
فولاد سے مضبوط بتوفیقِ خدا ہیں
بازو ہیں کہ توحید کی قوت سے قوی ہیں
دل ہیں کہ محمد ﷺ کی رسالت پہ فدا ہیں
دشمن کو بتا دے کوئی ، کمزور نہیں ہم
شمشیر کی تیزی ہیں مجاہد کی انا ہیں
اِس وقت بھی ہم بدر کی تصویر دکھا دیں
اُس وقت جو گونجی تھی ، ہم اب بھی وہ صدا ہیں
صدیقؓ کی فاروقؓ کی تازہ ہو روایت
ہے پیشِ نظر آج بھی خالدؓ کی حکایت

محمد سعید وساویوالا

نمازِ فجر... اہمیت و فضیلت

جناب حافظ عثمان یوسف

ملتا ہے کیا نماز میں سر کو جھکا کے دیکھ لے!

نماز کی بروقت ادائیگی ہر مسلمان کے لیے فرضِ لازم ہے۔ یہ تمام نیک اعمال میں سب سے زیادہ مستحسن اور بابرکت عمل ہے۔ جیسا کہ صادق و مصدوق پیغمبر ﷺ نے فرمایا: ''نماز وہ بنیاد ہے کہ جب یہ صحیح ہوگی تو بندے کے تمام اعمال ٹھیک ہو جائیں گے، بصورت دیگر تمام اعمال میں خرابی آئے گی۔'' (جامع الترمذی، رقم: 413)

اس حدیث مبارک کے مطالعے سے یہ آگہی نصیب ہوتی ہے کہ نماز نہ صرف خود ایک عظیم الشان عبادت ہے بلکہ یہ تمام اعمال کی درستگی کا مؤثر ترین ذریعہ بھی ہے۔ یہ تجربہ ہر شخص کر کے دیکھ لے کہ اگر وہ باقاعدگی سے نماز باجماعت ادا کرے گا تو اس کے تمام اعمال ٹھیک ہوتے چلے جائیں گے۔ اُس کی عقل اُسے صراطِ مستقیم پر لے جائے گی اور وہ برائیوں سے بچ جائے گا۔ سبحان اللہ! نماز واقعی اتنی مبارک چیز ہے جو انسان کی سیرت سازی میں بہترین کردار ادا کرتی ہے۔ جو لوگ اپنے بچوں کو اعلیٰ کردار کا حامل دیکھنا چاہتے ہیں انھیں چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو نماز باجماعت کا عادی بنائیں۔ اس طرح ان کے بچوں کی تقدیر کے کواڑ کھل جائیں گے اور وہ ہر لحاظ سے مایۂ ناز مسلمان بنیں گے۔

پانچ نمازوں میں سے سب سے اہم نماز فجر کی ہے جسے ادا کرتے ہی ایک مسلمان اپنے دن کا آغاز کرتا ہے۔ اس لیے اس کا اہتمام نہایت ضروری ہے۔

اس کی فضیلت اس لیے بھی زیادہ ہے کہ ضعیف الایمان شخص اس کی طاقت نہیں رکھتا بلکہ منافقین پر تو اس کی ادائیگی بے حد مشکل ہے۔ جیسا کہ ہمارے رہبر اعظم محمد ﷺ کا فرمان ہے: «أثقل الصلاة على المنافقين صلاة العشاء و صلاة الفجر» ''عشاء اور فجر کی نماز منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہوتی ہے۔'' اور فجر کی باجماعت نماز ایک مسلمان کی صداقت اور اس کا ایمان پرکھنے کی کسوٹی ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''ہم اگر فجر اور عشاء کی نماز میں کسی آدمی کو نہ پاتے تو اس کے بارے میں اچھا گمان نہیں رکھتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسری نمازوں کے اوقات میں آدمی بیدار ہوتا ہے اس لیے دیگر نمازوں کا پڑھنا چنداں دشوار نہیں ہوتا، لیکن فجر اور عشاء کی باجماعت نماز کا اہتمام صرف مؤمن ہی کرتا ہے جس کی بابت خیر و بھلائی کی اُمید کی جاتی ہے۔

یہ بہت تعجب خیز اور ملال انگیز صورت حال ہے کہ مساجد میں فجر کے وقت بہت کم لوگ آتے ہیں۔ ان میں بھی زیادہ تر جھکی ہوئی کمر والے، بوڑھے لوگ ہوتے ہیں، نوجوان خال خال ہی دکھائی دیتے ہیں۔

افسوس! اکثر لوگ رات بھر فضول باتیں کرتے ہیں' لچر فلمیں اور ڈرامے دیکھتے ہیں' طرح طرح کے گناہ کرتے ہیں۔ اور اللہ رب العزت کی نافرمانی میں مشغول رہتے ہیں۔ ان وجوہ سے وہ فجر کے وقت بڑی غفلت اور غلبے کی نیند سوتے ہیں' یوں وہ نماز فجر جیسی عظیم الشان دولت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

مساجد نمازیوں کی قلت کی وجہ سے نوحہ خواں ہیں۔ اگر مساجد بول سکتیں تو لوگ ان کی اپنے رب کے حضور شکایت اور آہ و زاری ضرور سنتے۔ علامہ اقبال نے اسی حالت کی طرف اشارہ کیا ہے:

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے

فرائض میں تفریق کرنا بہت بڑی غلطی ہے یعنی بعض من پسند احکام اختیار کرنا اور بعض احکام کو مشکل سمجھ کر چھوڑ دینا۔ اسلام تو ایک مسلم سے سب سے پہلا مطالبہ ہی یہ کرتا ہے کہ «اُدخُلُوا فِي السِّلمِ كافَّةً» یعنی ہمارا دین ہم سے تمام فرائض کی ادائیگی کا متقاضی ہے، اس لیے لازم ہے کہ تمام لوگ فجر میں بھی اسی طرح حاضر ہوں جس طرح جمعہ کی نماز میں ہجوم در ہجوم شریک ہوتے ہیں۔

کاش! ہر کلمہ گو یہ حقیقت اچھی طرح سمجھ لے کہ نماز نہ پڑھنا دنیا و آخرت میں کتنے بڑے نقصان و خسران کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے برحق فرمایا ہے: ﴿وَ اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ ''اور اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف رہنمائی فرما دیتا ہے۔'' (البقرہ 2:213)

دوسرے مقام پر یہ ارشاد فرمایا ہے: ''آپ کسی کو راہ راست پر نہیں لا سکتے لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔'' (البقرۃ 2:272)

مزید فرمایا: ''پس آپ نصیحت کریں آپ تو بس نصیحت ہی کرنے والے ہیں۔ آپ ان پر کوئی داروغہ مقرر نہیں ہوئے۔'' (الغاشیۃ 88:22,21)

اب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ذیل میں فجر کے معنی، فجر کی نماز کی فضیلت اور ایسے خطوط اور طریقہ کار جو نمازِ فجر کے اہتمام میں معین و مددگار ثابت ہوں، بیان کیے جاتے ہیں۔

فجر کی تعریف

فجر سے مراد صبح کی روشنی اور اندھیری رات میں سورج کی سرخی ظاہر ہونا ہے۔ فجر دو قسم کی ہے: ① المستطیل: وہ صبح کاذب جسے ذَنَبِ سرحان کہا جاتا ہے ② المستطیر: (لائن دار) وہ صبح صادق جس کی سرخی افق میں پھیل جاتی ہے۔ اس وقت روزے دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ یہ فجر کے لغوی معنی ہیں۔

شرعی معنی

شریعت اسلامیہ میں فجر سے مراد وہ نماز ہے جس سے مسلمان اپنے دن کی ابتدا کرتا ہے اور اس کا وقت دوسری فجر (صبح صادق) کے طلوع ہونے سے شروع ہوتا ہے۔

فجر کی نماز کی فضیلت

فجر کی نماز کی فضیلت اتنی گراں مایہ ہے کہ اسے کماحقہٗ قلمبند نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ اللہ! ذرا اندازہ تو کیجیے کہ فجر کا وقت کتنا رفیع المنزلت اور کس قدر بابرکت ہے کہ خود اللہ تعالیٰ اہلِ دانش کو خطاب کرتے ہوئے فجر کی قسم اٹھاتا ہے۔ اور فرماتا ہے:

﴿وَ الْفَجْرِ وَ لَيَالٍ عَشْرٍ وَّ الشَّفْعِ وَ الْوَتْرِ وَ الَّيْلِ اِذَا يَسْرِ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ﴾

''قسم ہے فجر کی، اور دس راتوں کی، اور جفت اور طاق کی، اور رات کی جب وہ چلنے لگے، یقیناً ان میں عقلمند کے لیے بڑی قسم ہے۔'' (الفجر 89:1-5)

یقیناً تمام لوگ فہم و فراست کے اعتبار سے ایک جیسے نہیں ہوتے، جس چیز کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے بھلا وہ اس کی عظمت و مرتبت کا اندازہ کس طرح کر سکتے ہیں جس میں اُصحاب العقول یعنی دانشوروں کو خاص کیا گیا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿هَلْ فِي ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ﴾ (الفجر 89:5)

ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''لذی حجر'' سے عقل والے دانشور اور دین دار لوگ مراد ہیں۔ اسی وجہ سے عقل کا نام حجر رکھا گیا ہے کیونکہ وہ انسان کو ہر اس فعل اور قول سے روکتی ہے جو اس کے لائق اور شایان نہ ہو۔

پس جس کی عقل اُسے نماز فجر کے ضائع ہونے سے نہیں روکتی، اللہ رب العزت کے فرمان کی رو سے وہ عقل والوں میں شمار نہیں ہوگا۔

اللہ کی قسم! ان آیات کا سیاق ان کے لیے، جو غور و فکر کرتے ہیں، صلاۃ فجر کا شوق، اس کا اہتمام اور اس میں رغبت پیدا کرنے کے لیے بے حد اہم ہے۔ تم یقیناً اس میں ایسی روحانی غذا پاؤ گے جو تمھارے دل کو اطمینان بخشے گی اور دل کی سختیوں کو نابود کر دے گی۔

فجر اور مغرب کا وقت ایسا ہوتا ہے جس سے دل میں اطمینان اور خشوع پیدا ہوتا ہے۔ یہ اوقات کائنات کے راز، اس کے قانون فطرت میں غور و فکر کرنے کی راہ ہموار کرتے ہیں جس سے انسان میں فہم و فراست کا نُور پیدا ہوتا ہے۔

جب زندگی کی راہ کٹھن ہو، خطرات اور آزمائشیں منڈلا رہی ہوں تو اللہ رب العزت بندۂ مومن کے لیے فجر کی نماز میں سکون و اطمینان کا سامان عطا فرماتا ہے۔

اس نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد ﷺ سے فرمایا: ﴿فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا﴾ پس ان کی باتوں پر صبر کریں اور اپنے پروردگار کی تسبیح اور تعریف بیان کرتے رہیں سورج کے نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے۔''

یعنی فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو تلقین فرمائی کہ ﴿فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ﴾ صبر کریں اس بات پر جو وہ کہتے ہیں، یعنی جو کفر کرتے، انکار کرتے، مذاق اُڑاتے ہیں اور اعراض کرتے ہیں۔ ان کی ان بے ہودہ باتوں کی وجہ سے آپ کے سینے میں تنگی پیدا نہ ہو، نہ آپ کا دل کسی حسرت و درماندگی کا شکار ہو۔ پس آپ اپنے رب کی طرف متوجہ رہیں۔ «وسبح بحمد ربك.....»

صبح کی فضا میں دل پر سکون ہوتا ہے اور زندگی کی راہیں آسان اور کشادہ ہوتی ہیں' یہی حالت عصر کے وقت بھی طاری ہوتی ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم نہایت التزام و اہتمام سے نماز پنجگانہ ادا کرتے رہیں۔ اس کے لیے ہمیں اوقاتِ صلاۃ کی دم بدم فکر کرنی چاہیے۔

صبح کے وقت برکت کے لیے دعائے نبوی

نماز فجر کی اس لحاظ سے بڑی اہمیت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ رب العزت سے اپنی امت کے لیے صبح کے وقت میں برکت عطا کرنے کی دعا فرمائی ہے: «اللهم بارك لامتي في بكورها» ''اے اللہ! میری امت کے صبح کے وقت میں برکت ڈال دے۔'' (صحیح الترغیب: 307/2)

اس دعا کے نتیجے میں جو شخص اپنے دن کا آغاز نماز فجر سے کرے گا، یقیناً اس کے ہر کام میں اللہ کی طرف سے برکت کی قوی امید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کہیں کوئی لشکر روانہ فرماتے تو فجر کے وقت منہ اندھیرے ہی روانہ فرماتے تھے۔ اس حدیث کے راوی سیدنا صخر رضی اللہ عنہ تاجر ہیں، یہ اپنا تجارتی مال دوسرے علاقوں میں بھیجتے تو صبح صبح ہی بھیجتے، ان کے اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی تجارت میں بڑی برکت ڈال دی اور وہ بڑے خوشحال اور مال دار ہو گئے۔ (صحیح الترغیب: 307/2)

فجر کی نماز مسلمان کو تحفظ فراہم کرتی ہے

صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''جس نے صبح کی نماز (با جماعت) ادا کی، وہ شخص اللہ کے ذمہ (حفاظت) میں آ گیا پس تم میں سے کسی سے اللہ تعالیٰ اپنے ذمے کے بارے میں کسی چیز کا مطالبہ نہ کرے، پس جس شخص سے اس نے اپنے ذمے کے بارے میں کوئی مطالبہ کر دیا تو وہ اس کو پکڑ لے گا اور اوندھے منہ جہنم میں پھینک دے گا۔''

اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں آ جانے سے مراد اس کی حفاظت و نگرانی اور اس کی رعایت میں آ جانا ہے۔ تم جانتے ہو کہ اس کی حفاظت و نگرانی کیا ہے؟ یہ تمام تر اللہ کی رحمت ہے، جب وہ انسان کو اپنے دامن میں ڈھانپ لیتی ہے تو اس کے آلامِ راحت میں بدل جاتے ہیں، یہ تمام تر اس کا لطف و کرم ہے، جب اللہ رب العزت کا لطف و کرم ہوتا ہے تو وہ آگ کو بھی ٹھنڈا اور سلامتی والا بنا دیتا ہے، وہ اس کی حکمت، غلبہ اور ارادہ ہے جو سب پر غالب ہے اور جب وہ فیصلہ کرتا ہے تو دشمن کو بھی دوست بنا دیتا ہے اور خون خوار شیر کو بھی مہربان کر دیتا ہے۔

ایک عربی شاعر نے اس سلسلے میں چند بہترین اشعار کہے ہیں جن کا ترجمہ درج ذیل ہے:

- پس اے نوجوان! اگر تجھ کو عورتوں کے فتنے میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے تو تو اپنے دن کا آغاز فجر کی نماز سے کر۔ اللہ تیرا نگہبان و محافظ بن جائے گا۔
- گھر سے نکلتے ہوئے، اگر تیرا دل ظالم کی ملاقات سے لرزاں ہے تو اپنے دن کا آغاز فجر کی با جماعت نماز کی ادائیگی سے کر۔ اللہ تعالیٰ تیرا محافظ اور ساتھی بن جائے گا۔
- اگر تیرا دل سفر کے خطرات اور اس کی وحشتوں سے گھبراتا اور لرزتا ہے تو تجھ کو چاہیے کہ اپنے دن کا آغاز فجر کی نماز سے کر تو اللہ کی حفاظت اور اس کی پناہ میں آ جائے گا۔
- تو اپنی اولاد کے آگ (جہنم) میں جھونکے جانے کے خوف میں مبتلا ہے تو تجھے چاہیے کہ فجر کی نماز وقت پر ادا کر اور اپنے اہل خانہ کو بھی اس کا حکم دے اور اس بات پر استقامت اختیار کر۔ تو اور تیرے اہل خانہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت و نگہبانی میں آ جائیں گے۔

با جماعت نمازِ فجر آدھی رات کی عبادت کے برابر ہے

اس امت پر اللہ تعالیٰ کا کتنا عظیم فضل ہے کہ اس نے پہلے پہل امت پر رات کے قیام (نماز تہجد) کو فرض قرار دیا۔ ﴿يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ (المزمل 73:1,2)

پھر اللہ تعالیٰ نے آسانی فرماتے ہوئے اس حکم کو منسوخ فرما دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے کیا کہنے

کہ قیام اللیل کے نسخ کے باوجود اس نے اس کی فضیلت کو اس طرح باقی رکھا کہ جو شخص آدھی رات کے قیام کا اجر حاصل کرنا چاہے تو اس کے لیے یہ فرما دیا کہ وہ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لے اور جو بقیہ آدھی رات کی بھی عبادت کا ثواب حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لے۔

صادق و مصدوق ﷺ نے فرمایا: ''جو عشاء میں حاضر ہوا گویا اس نے نصف رات قیام کیا اور جو صبح کی نماز میں حاضر ہوا گویا اس نے تمام رات قیام کیا۔'' (مسلم:1491)

پس ہمیں کو یہ سنہرا موقعہ ہرگز نہیں گنوانا چاہیے۔ اسی لیے اہل علم نے رات کی بیداری کو ناپسند کیا ہے، چاہے اس کی یہ شب بیداری قراءتِ قرآن اور قیام لیل ہی کی خاطر ہو، کیونکہ اس وجہ سے اس کی باجماعت نماز فجر ہی رہ جانے کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ''صبح کی باجماعت نماز ادا کرنا میرے نزدیک تمام رات قیام کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔'' (مؤطا امام مالک:126/1)

ہمارے اسلاف عشاء اور فجر کی نمازیں باجماعت پڑھتے تھے، حالانکہ رات کا قیام بھی ان کا معمول تھا، لیکن یہ قیام لیل ان کی ہمتوں کو کبھی پست نہیں کرتا تھا۔

عبدالعزیز بن ورادرات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تھے تو اس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرماتے کہ بیشک تو بہت نرم اور آرام دہ ہے لیکن اللہ کی قسم! جنت کا بستر تجھ سے بھی زیادہ نرم اور آرام دہ ہے۔ یوں وہ ہمیشہ اسی طرح بغیر آرام کیے ساری رات قیام میں گزار دیتے تھے۔

فجر کی نماز جہنم سے نجات دلاتی ہے

صحیح مسلم اور مسند احمد میں روایت ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: «لن یلج النار أحد صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبها» ''طلوع شمس سے پہلے اور غروب شمس سے پہلے نماز ادا کرنے والا جہنم میں ہرگز داخل نہیں ہو گا۔'' (مسلم بشرح النووي، کتاب المساجد، مسند أحمد:136/4)

گویا فجر اور عصر کی باجماعت نماز کی ادائیگی جہنم کی آگ سے بچاتی ہے۔ یہ ہمارے نبی ﷺ کا فرمان ہے۔ اُن کے فرمان سے بڑھ کر سچا اور راحت بخش فرمان اور کس شخص کا ہو سکتا ہے.....؟!

فجر کی نماز جنت میں لے جاتی ہے

صحیح بخاری میں روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «من صلی البردین دخل الجنة» ''جس نے بردین (دو ٹھنڈک والی) نمازیں ادا کیں وہ جنت میں جائے گا۔'' (صحیح البخاری:574)

بردین سے مراد فجر اور عصر کی نماز ہے۔ برد سے مراد ٹھنڈک ہے۔ ان دو نمازوں کو بردین اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ جس وقت ان کی ادائیگی ہوتی ہے اس وقت دن ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور سورج کی حرارت کم ہو جاتی ہے۔

اللہ رب العزت کے اتنی بڑی بشارت والے اٹل وعدے کے بعد بھی کیا ہم صلوۃ الفجر ادا کر کے جنت میں جانے والے نہیں بنیں گے؟ یقیناً اللہ کی ذاتِ بابرکات بہت بلند و بالا ہے، رب ذوالجلال اپنے عہد کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

فجر کی نماز دنیا و مافیہا سے بہتر ہے

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: «ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها» ''فجر کی دو رکعتیں تمام دنیا سے زیادہ بہتر ہیں۔''

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارے میں فرمایا: «هما أحب إلى من الدنيا جميعاً» ''یعنی یہ رکعتیں مجھے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔''

نماز فجر کے بارے میں ایسے بے شمار فضائل اور بھی ہیں جن کو ہم نہیں جان سکتے۔ اگر انسان ان کو جان لے تو کبھی کوتاہی نہ کرے بلکہ اس کی طرف سبقت کرے چاہے اس کو مسجد کی طرف گھسٹتے ہوئے ہی جانا پڑے۔

اس بارے میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''اگر وہ (لوگ) عشاء اور فجر کی فضیلت کے بارے میں جان لیں تو وہ ضرور بالضرور ان نمازوں میں حاضر ہوں چاہے ان کو گھسٹتے ہوئے ہی آنا پڑے۔''

اب آپ خود اندازہ کیجیے کہ ایک طرف ان دو نمازوں کی اتنی رفیع الشان فضیلت واہمیت ہے اور دوسری طرف ان کی ادائیگی میں کتنی ملال انگیز سستی اور لاپروائی برتی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پنجگانہ نماز بروقت التزام کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آخر میں علامہ اقبال کا یہ شعر پڑھیے اور اس کی معنویت پر غور فرمائیے۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

بقیہ مومن کے اوصاف

ہوئی ہیں کہ اگر ان کی پابندی کوئی شخص کر لے، وہ جنت میں داخل ہوگا، پھر نبی کریم ﷺ نے سورت المومنون کی ابتدائی دس آیات کی تلاوت فرمائی۔'' (مسند احمد، جلد اول، حدیث 218)

ان آیات اور حدیث مبارکہ میں واضح بیان ملتا ہے کہ کسی بھی مسلمان کا کردار اور اس کی پہچان کیا ہے؟ اس تناظر میں دیکھا جائے تو عصر حاضر میں ہماری اکثریت ان اوصاف سے یکسر محروم نظر آتی ہے کہ جس کا درس اسلامی تعلیمات میں مذکور ہے۔

معاشرہ میں خود کو دیندار ظاہر کرنے کے لئے ہم اپنے قول و فعل کا تضاد دور نہیں کر پاتے اور ان تمام امور کو سرانجام دینے میں کوئی باک نہیں سمجھتے کہ جن سے اسلام ہمیں روکتا ہے۔ آج معاشرہ پر نظر ڈالیں تو بخوبی احساس ہوتا ہے کہ پنجگانہ نماز کی پابندی کرنے والے بھی اکثر افراد جھوٹ، فریب، دغا بازی اور سود سمیت دیگر بہت سے گناہوں سے کنارہ کشی اختیار نہیں کر پاتے کہ جن سے ہمیں ہمارے خالق و مالک نے بہت سختی سے باز فرمایا ہے، جن کی ہمارے پیارے رسول ﷺ نے مکمل نفی کی اور اس سے بچنے کا درس دیا۔ افسوس صد افسوس کہ ہم تو خیر الامت کے لقب سے سرفراز کئے گئے ہیں اور بحیثیت امت محمدی ہمارا فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا کے ہر نفس تک پہنچائیں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ہم اسلام کو اپنی ذات پر لاگو کریں مگر ہماری اکثریت جس دوعملی کا شکار ہے اس کی وجہ سے تو آج عام مسلمان بھی ان ظاہری دیندار شخصیات سے متنفر ہوتے جا رہے ہیں کہ جو کردار و عمل کے تضاد کے باعث آدھے تیتر اور آدھے بٹیر کی صورت معاشرہ میں موجود ہیں۔ سوچئے کہ جب ہم خود ہی اپنی اصلاح اور دینی احکامات کو خود پر لاگو نہیں کر سکتے تو دوسروں کو کیا تبلیغ کریں گے اور ہمارے یہ دوغلے رویئے غیر مسلموں کو ہمارے بارے میں کیا پیغام دیں گے.....؟!

پاک سعودی اتحاد..... وقت کی اہم ضرورت

تحریر: جناب ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر

مملکت سعودی عربیہ اور پاکستان میں دینی، تعلیمی، اقتصادی، عسکری، اور سماجی تعلقات کی تاریخ بہت طویل ہے اور یہ باہمی تعلقات انتہائی مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں۔ قیام پاکستان سے لیکر آج تک مملکت سعودی عربیہ اور مملکت خداداد پاکستان اس کوشش میں رہے ہیں کہ دونوں ممالک کے تجارتی، ثقافتی، دینی، تعلیمی، سماجی، سیاسی اور عسکری تعلقات میں روز بروز بہتری پیدا ہوتی رہے۔ مملکت سعودی عربیہ کے نزدیک ان تعلقات کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ مملکت سعودی عربیہ کے غیر عرب ممالک میں سب سے گہرے اور مخلصانہ تعلقات پاکستان کی حکومت، عوام، علماء اور مذہبی طبقہ کے ساتھ استوار ہیں۔ اہل پاکستان پر جب بھی کوئی مشکل وقت پڑا تو آل سعود اور سعودی عوام نے اہل پاکستان کی جس انداز سے مدد کی اس کی نظیر ملنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ معاملہ پاکستان انڈیا کی جنگ کا ہو یا پھر سقوط ڈھاکہ کا، مسئلہ کشمیر کا ہو یا افغان پناہ گزینوں کا، سوویت یونین سے جنگ ہو یا ایٹمی پروگرام کا' کونسا موقعہ ہے جہاں مملکت سعودی عربیہ نے بڑے بھائی ہونے کا ثبوت نہ دیا ہو اور پاکستان کے مفادات' اس کی سالمیت کے لیے تعاون نہ کیا ہو۔ ہماری معیشت ڈانواں ڈول ہونے لگے تو سعودی عرب آگے بڑھ کر ہمیں سہارا فراہم کرتا ہے۔ کون کون سے احسانات ہیں جنہیں کوئی باضمیر شخص یا قوم فراموش کر سکے۔

پاکستان میں مملکت سعودی عرب کی سماجی وانسانی خدمات کا تو کوئی اعداد وشمار ہی نہیں۔ آج اسی مملکت سعودی عربیہ پر کڑا وقت آن پڑا ہے جس کے ہم پر ان گنت احسانات ہیں جس سے ہمارا ایمانی رشتہ اور تعلق ہے۔ جس سے تعلقات بگاڑنے پر ہمارے ایمان کو خطرات لاحق ہوتے ہیں، جس کے ساتھ تناؤ ہماری معیشت کے لیے بہت نقصان دہ ہے۔ اس برادر ملک کے فرمانروا شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود نے ہم سے واشگاف الفاظ میں عسکری تعاون کی درخواست کی تو ہم نے خلیجی جنگ کی طرح مبہم سا موقف پیش کر دیا۔ عوام کی ہمدردیاں سعودی عرب کے ساتھ ہیں جبکہ ہمارا میڈیا جس کی ڈور کہیں اور سے ہلائی جاتی ہے اس نے مملکت سعودی عربیہ کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیا۔ دوسری طرف حکومتی حلقوں نے بھی سرد مہری دکھائی اور پڑوسی ملک جو ہمیشہ پاکستان کے مفادات پر حملے کرتا رہا ہے کی خوشنودی کے لیے سو حیلے بہانے بنائے گے۔ دہشت گردی کی آڑ میں افغانوں کے خلاف امریکی جنگ میں اپنے دین ایمان اسلامی اخوت سمیت سب کچھ برباد کرنے والوں کو یمنی بھائیوں کی مدد کے لیے شروع کی گئی جنگ پرائی نظر آنے لگی۔ بالآخر انتہائی نادانی کا ثبوت دیتے ہوئے اس پارلیمنٹ سے جو دنیا بھر میں دہشت گردی کے خاتمے کے لیے فی سبیل اللہ اپنی خدمات پیش کرتی پھرتی ہے اور اس سلسلہ میں مسلمانوں کے خون بہانے کو بھی جائز قرار دیتی ہے۔

مملکت سعودی عربیہ کے یمنی بھائیوں کی مدد اور یمن سے حوثی باغیوں کی کھلی دہشت گردی کے خاتمے کے لیے شروع کیے گے آپریشن کے خلاف ایک مبہم سی قرارداد پاس کروا کر سعودی عرب کو کورا سا جواب دے دیا گیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب افواج پاکستان کو امریکہ کی پرائی جنگ میں دھکیلا گیا کیا اس وقت پارلیمنٹ سے اجازت لی گئی تھی۔ کیا اقوام متحدہ کی امن فوج میں پاک آرمی کے دستے روانہ کرنے سے قبل پارلیمنٹ سے اجازت لی جاتی ہے، اس وقت یہ دانشور حضرات کہاں تھے؟ کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج ہمارے ایمان، ہمارے دین، ہمارے قبلہ اور ہمیں اپنی جانوں سے بڑھکر عزیز حرمین شریفین کے تحفظ کا معاملہ آیا تو ہمیں پارلیمنٹ یاد آگئی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ میاں صاحب نے اس معاملہ کو پارلیمنٹ میں لا کر انتہائی غلط پالیسی کا ثبوت دیا ہے۔ ہمارا ذاتی نقطہ نظر یہ ہے کہ وزیر اعظم میاں نواز شریف، آرمی چیف جنرل راحیل شریف اور سعودی حکام کو پارلیمنٹ سے اس فیصلہ کی توقع نہ تھی۔ اس قرارداد کو پاس کروانے میں جو عناصر کارفرما تھے وہ روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ پارلیمنٹ میں اس سلسلہ میں بحث جاری تھی کہ ایرانی وزیر خارجہ جواد ظریف اسلام آباد آن وارد ہوئے۔ ان کے دورے کا مقصد اپنے مخصوص انداز میں اراکین پارلیمنٹ پر اثر انداز ہونا اور ان سے ان مرضی کے مطابق فیصلہ لینا تھا جس میں وہ کامیاب رہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے وزیر اعظم، آرمی چیف اور دیگر حکام سے ملاقاتیں بھی کیں' پھر واپس جا کر اپنے آرمی چیف سے ریاض پر حملہ کی دھمکی دلوادی۔ یار لوگوں نے سمجھا کہ ہم اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے اور آج پاک سعودی برادرانہ تعلق میں رخنہ ڈالنے میں کامیاب ہو گئے لیکن وہ بھول گئے کہ وطن عزیز پاکستان ہم نے کلمہ طیبہ کی بنیاد پر حاصل کیا ہے اور اسکا اولین تقاضا ایمان، دین اسلام، مسلمانان عالم اور حرمین شریفین کا تحفظ ہے اور جب تک پاکستان میں کوئی ایک بھی کلمہ گو موحد زندہ ہے کسی کو حجاز مقدس کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔

میں سلام عقیدت پیش کرتا ہوں پاکستان کے عوام اور مذہبی رہنماؤں بالخصوص مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے قائدین سینیٹر علامہ پروفیسر ساجد میر اور حافظ عبدالکریم کو جنہوں اس سلسلہ میں بھرپور کردار ادا کیا۔ پورے ملک کے اہل توحید، پاسبان حرم، پوری طاقت اور قوت اور اتحاد کے ساتھ سڑکوں پر نکل آئے' کسی پارٹی اور جماعت کی تفریق نہ رہی اور عوام نے اپنی طاقت سے حکومت وقت کو مجبور کیا کہ وہ اپنا فیصلہ واپس لے اور قوم نے دیکھا ملک بھر میں منعقدہ ریلیوں، سیمینارز اور کانفرنسز کی بدولت وزیر اعظم میاں نواز شریف، آرمی چیف جنرل راحیل شریف اور وزیر اعلی پنجاب کی معیت اظہار یکجہتی اور تعاون کا یقین دلانے کے لیے تمام مصروفیات منسوخ کر کے سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ اس موقعہ پر مملکت سعودی عرب اور پاکستانی حکام کو قریب لانے اور پارلیمنٹ کی قرارداد کے بعد پیدا ہونے والی غلط فہمیوں

باقی صفحہ 8 پر

مساجد اسلامی سوسائٹی کا مرکزی مقام

تحریر: جناب حافظ عبدالرؤف جانباز

اسلامی سوسائٹی میں مسجد کے مرکزی مقام کا اس بات سے اچھی طرح سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کو مسلم سوسائٹی قائم کرنے کا موقع ملا تو آپ ﷺ نے سب سے پہلے مسجد کی بنیاد رکھی اور اپنے اس اقدام سے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ مسجد اسلامی معاشرے کے قیام کے سلسلے کی پہلی کڑی ہے اور اسی نظریے کے پیش نظر آپ ﷺ نے مدینہ پہنچتے ہی بلا کسی تاخیر کے سب سے پہلے جو کام کیا وہ مسجد کی بنیاد ڈالنے کا تھا۔ اسکے بعد اپنا گھر بنانے کی طرف توجہ کی۔ یہ مسجد مکمل ہونے کے بعد اسلام کے پیغام کی جامعیت کا آئینہ دار بن گئی۔ کیونکہ اسلامی معاشرے کے متعلق تمام مسائل کی چھان بین اور انکا حل اسی مسجد سے تلاش کیا جاتا تھا۔ اس طرح اسلامی سوسائٹی نے مسجد کے اندر جنم لیا۔ یہی نہیں بلکہ ہم کو یہ ہدایت ملتی ہے کہ انسانی تمدن اللہ تعالیٰ کے گھر سے ہی شروع ہوا۔

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ (ال عمران: ۹۶)

''یقیناً پہلا گھر جو لوگوں کیلئے بنایا گیا وہ وہی ہے جو مکہ مکرمہ میں ہے بابرکت اور رہنما ساری دنیا والوں کے لیے۔''

اس طرح انسانیت نے رُوئے زمین پر تہذیب و تمدن کا پہلا سبق مسجد ہی سے سیکھا تھا اس حقیقت کی روشنی میں ہم بلا جھجک کہہ سکتے ہیں کہ مسجد صرف مسلم سوسائٹی ہی کا مرکز نہیں بلکہ پوری انسانیت کیلئے مشعل راہ ہے۔

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ؐ جنھیں اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو (جو کہ اپنے اصلی راستے سے بھٹک گئی تھی) صحیح راستے پر لگانے کیلئے بھیجا تھا، انہوں نے اس حقیقت کو عملی طور پر لوگوں کے سامنے رکھا اور (جیسا کہ ابھی اشارہ کیا گیا) سب سے پہلے اس مرکز کے قیام کی طرف توجہ دی۔ مسجد کی تعمیر اور اس سے تعلق کو قرآن کریم کے اندر ایمان باللہ والیوم آلاخر کی نشانی قرار دیا گیا ہے۔

﴿اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ وَ لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ﴾ (التوبۃ:۱۸)

''اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، نماز قائم کرتا، زکوٰۃ ادا کرتا، اور اللہ کے سوا کسی سے ڈرتا نہ ہو، تو ایسے لوگ قریب ہے کہ ہدایت یافتگان میں سے ہوں۔''

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[إذا رأيتم الرجل يتعاهد المسجد فاشهدوا له بإيمان فإن الله عز وجل يقول إنما يعمر مساجد الله من آمن]

''جب تم آدمی کو دیکھو کہ وہ مسجد میں آمد و رفت کی پابندی کرتا ہے تو اس کیلئے ایمان کی شہادت دو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ انما یعمر مساجد اللہ۔''

اسلامی سوسائٹی میں مسجد کی مرکزی حیثیت کو سمجھنے کیلئے ہمیں اسلامی تاریخ کی سب سے پہلی مسجد کی طرف لوٹنا ہوگا۔ اس مسجد کی مرکزی حیثیت اور اس کے امام کی جامع کمالات اور متصف بہم صفات حسنہ شخصیت کا جائزہ لینا ہوگا، نیز مسجد کے اندر عمل میں لائے جانیوالے پروگراموں کا مطالعہ کرنا ہوگا۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مسجد کے مشن کو بروئے کار لانے اور اس کو صحیح معنوں میں عملی شکل دینے میں امام کا کردار کافی اہمیت رکھتا ہے۔ اسلامی تاریخ پر نظر رکھنے والا ہر ذی بصیرت شخص یہ بخوبی جانتا ہے کہ جب مسجد کا امام اپنے عقائد میں موحد، اعمال میں مخلص اور اللہ و رسول اور عامۃ المسلمین کا ناصح ہو تو مسجد اسلامی سوسائٹی میں روشنی کے مینار کا کام کرتی ہے۔ لیکن جب امام ہی صحیح راستے سے ہٹ گیا، اس کے عقیدے میں خرابی پیدا ہوگئی، اعمال خالصۃً لوجہ اللہ نہ رہے اور دین کیلئے کام کرنے کا جذبہ دنیاوی ریا اور نمود اور مال و دولت حاصل کرنے کی خواہش میں تبدیل ہو گیا تو مسجد اپنا مقام کھو بیٹھی جب قائد ہی بھٹک گیا تو قافلہ کے منزل مقصود تک پہنچنے کی کیا امید کی جاسکتی ہے۔ اس اہم نکتہ کی روشنی میں آپ مساجد کی تاریخ پر نظر ڈالیں۔ مسجد نبوی میں نبی کریم ؐ کی تربیت میں پلنے والا نوجوان اسلام کیلئے جان نثاری اور وفاداری کا نمونہ ہوتا تھا۔ اسی طرح خلفائے راشدین کی امارت میں بھی مسجد سے تربیت پاکر ایسے مخلص اور جاں باز سپاہی اور میدان علم و معرفت کے ایسے ایسے شہسوار نکلے کہ آج بھی دنیا ان کی نظیر پیدا کرنے سے قاصر ہے۔ مسجد کے یہ مصلّے اسلامی تعلیمات کا چلتا پھرتا نمونہ تھے، انہیں دیکھ کر دوسری قومیں اسلام کی تعلیمات کی جامعیت اور ان کی ہمہ گیری سے متاثر ہوتی تھیں۔ ان کے کردار سے متاثر ہو کر بہت سے لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے۔

اسی طرح اسلام کو صحیح طور پر سمجھنے والے آئمہ مجتہدین جو کہ اپنے اپنے وقت میں پورے عالم اسلام کیلئے مشعل ہدایت بنے رہے، اور بعد میں آنیوالوں کیلئے بھی ایک قابل تقلید نمونہ چھوڑ گئے جن کے افکار اور اقوال میں قرآن و حدیث کی تعلیمات کی صحیح جھلک نظر آتی ہے ان ہی مسجدوں سے فارغ ہوئے اور اپنی عمر کا بیشتر حصہ ان کے ستونوں سے ٹیک لگا کر درس دیتے ہوئے گزرا۔ امام مالکؒ مدینہ میں، امام احمد بن حنبلؒ بغداد میں، امام شافعیؒ مصر میں، سفیان ثوریؒ کوفہ میں اور حسن بصریؒ بصرہ میں اپنے اپنے وقت میں مساجد اور یونیورسٹیوں کے مانے ہوئے پروفیسر تھے۔ مسجد کے باہر تعلیم حاصل کرنیوالا شخص اسلام کے بنیادی اصولوں کے ادراک میں ان اماموں کے درجہ کو کبھی نہیں پہنچ سکا۔

نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں مسجد صرف ایک عبادت گاہ نہیں تھی بلکہ یہ ایک ایسا مضبوط قلعہ تھی جس کے برجوں سے رشد و ہدایت کی شعاعیں پھوٹتی تھیں۔ عدل وانصاف کی سکون بخش ہوائیں چلتی تھیں اور امن وسلامتی کا پیغام بلند ہوتا تھا۔ مسجد مسلمانوں کی دینی، اخلاقی، معاشرتی اور تعلیمی تربیت کا سنٹر تھی۔ مسجد نبوی وہ بے مثال درسگاہ تھی جس نے چوٹی کے علماء پایہ کے فقہاء اور بے نظیر جنگی سپہ سالار پیدا کئے۔ مسجد نبوی وہ پارلیمنٹ تھی جہاں امت اسلامیہ کو پیش آنیوالے مسائل پر بحث و مباحثہ ہوتا تھا۔ یہ وہ سپریم کورٹ تھی جہاں اللہ کے رسول ؐ اللہ کی ہدایت کے

مطابق اپنا فیصلہ صادر فرمایا کرتے تھے۔ یہ وہ ملٹری کونسل تھی جہاں جنگی پلان تشکیل پاتے تھے۔ اسلام میں عبادت کے لیے کسی خاص جگہ کی کوئی اہمیت نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

[جلعت لی الارض مسجد اوطھورا.]

''میرے لئے زمین کو مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنادیا گیا ہے۔''

اس طرح پوری رُوئے زمین مسلمانوں کی سجدہ گاہ ہے جس طرح انسانی زندگی کا ہر لحہ اگر صحیح طور پر گزارا جائے تو وہ عبادت ہے۔ اسلام میں عبادت صرف فرائض ادا کرنے کا نام نہیں بلکہ ہر وہ کام جو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین اور رسول کریمؐ کے بنائے ہوئے اصولوں کے مطابق نیک مقصد سے کیا جائے وہ عبادت ہے۔

قرآن مجید فرقان الحمید اعلان کرتا ہے کہ

﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ۭ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۭ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴾ (البقرۃ:۱۷۷)

''نیکی یہ نہیں کہ اپنے چہرے مشرق و مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ نیکی ان لوگوں کی ہے جو اللہ پر' آخرت کے دن پر' ملائکہ پر اور نبیوں پر ایمان لائیں اور مال محبوب ہونے کے باوجود قرابت داروں کو' یتیموں کو' مسکینوں کو' مسافروں کو اور مانگنے والوں کو عطاء کریں اور گردن (چھڑانے) میں خرچ کریں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں اور عہد پورا کریں۔ نقصان اور مشکل میں صبر کریں' ایسے ہی لوگ سچے ہیں اور ایسے ہی لوگ متقی ہیں۔''

یہاں یہ بات غور کرنے کی ہے کہ قرآن نے ایمان کے بعد نماز اور روزے سے پہلے سوسائٹی کے حقوق پر زور دیا ہے۔ دوسری طرف قرآن مجید یہ بھی اعلان کرتا ہے کہ

﴿وَ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾

''یعنی مساجد اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں' ان میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے کام ہونا چاہئے۔'' (الجن:۱۸)

پھر یہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ مسجد کو صرف نماز کیلئے مخصوص کرنا درست نہیں بلکہ مسجد اس لئے ہوتی ہے کہ وہ بندے اور رب کے درمیان رشتے کو مضبوط کرنے کے ساتھ مسلمانوں کے سماجی، سیاسی، فوجی، اقتصادی، تعلیمی اور دوسرے ہر طرح کے مسائل کو حل کرنے کیلئے پلیٹ فارم کا کام دے اور اس کے دروازے ہر مسلمان کیلئے کھلے رہیں۔ بدقسمتی سے آج ہماری مسجدیں مسلمانوں کیلئے نہیں بنتیں بلکہ مخصوص فرقوں کیلئے بنتی ہیں جن کی نسبت ایسے اشخاص کی طرف ہوتی ہے جن کا وجود عہد رسالت میں نہیں تھا۔ مسجدوں پر فرقے کا نام لکھ کر اس بات کی طرف اشارہ کردیا جاتا ہے کہ دوسرے لوگ اس میں داخل ہونے کی جرأت نہ کریں۔ (یہاں اہلحدیث کے بارے میں یہ بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ، اہلحدیث کسی فرقے کا نام نہیں' یہ کسی امام کی طرف منسوب نہیں بلکہ یہ تو اماموں کے امام اور مسلمانوں کے ہادی اعظم محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کو زندہ رکھنے کی کوشش کرنے والی ایک تحریک کا نام ہے اور اسکی مسجدیں سب کیلئے کھلی ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں اور آپؐ کے بعد خلفائے راشدین کے زمانے میں مسجد، اسلامی سوسائٹی کی مختلف سرگرمیوں کا مرکز ہوا کرتی تھی، آنیوالے وفود کا استقبال مسجد میں ہی ہوتا تھا۔ حملہ آور مخالف طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے سلسلے میں فوجی منصوبے یہیں تیار کئے جاتے تھے۔ معاشرے کے اقتصادی مسائل کو حل کرنے کے بارے میں عملی اقدام یہیں سے ہی اٹھایا جاتا تھا۔

حضور اکرم ﷺ کے پاس کچھ بہت ہی غریب اور پریشان حال لوگ اس حالت میں حاضر ہوئے کہ ان کے بدن پر صحیح کپڑے نہیں تھے اور ان کی حالت زار انکی ناداری اور مفلسی کی ترجمان تھی۔ آپؐ ان کی حالت دیکھ کر غمزدہ ہو گئے' چہرے مبارک پر کرب کے آثار نمایاں ہوئے پھر آپؐ نے لوگوں کو صدقہ خیرات کی ترغیب دلائی اور تھوڑی دیر میں غلے اور کپڑے کی وافر مقدار جمع ہوگئی' یہ دیکھ کر آپ ﷺ بہت خوش ہوئے' آپ ﷺ کا چہرہ کھل اٹھا اور آپ ﷺ نے بھلائی کے کاموں کی طرف سبقت کرنیوالوں کا حوصلہ بڑھانے کے لیے یہ اعلان کیا کہ جو شخص بھی نیک کام کرتا ہے جس کے بعد لوگ اس کام کو کرنا شروع کردیتے ہیں اس کو اپنے کام کے ساتھ ساتھ اس کام کے کرنیوالے تمام دوسرے لوگوں کا ثواب بھی ملتا ہے۔ اس طرح کہ کسی کے ثواب میں ذرا بھی کمی واقع نہیں ہوتی' یہ سب کچھ مسجد میں ہوا تھا۔

اسی طرح قرض کی ادائیگی کے سلسلے میں دو صحابیوں کے درمیان ہونے والی تکرار کا فیصلہ بھی آپؐ نے مسجد میں کیا تھا۔ شادی بیاہ اور زوجین کے درمیان صلح و مصالحت کا کام بھی مسجد میں ہوتا تھا۔ مسجد قید خانہ کا کام بھی دیتی تھی۔ ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کو مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ کر قید کیا گیا تھا۔

مسجد عورتوں کو تعلیم دینے کا مرکز بھی تھی۔ اسلامی تاریخ کے اُس دور میں جس کو بہترین دور قرار دیا گیا ہے، عورتیں نماز میں پابندی کے ساتھ حاضر ہوتی تھیں۔ ان کے لیے مخصوص جگہ کا انتظام تھا۔ جمعہ اور عیدین میں ان کی حاضری پر کافی زور دیا جاتا تھا۔ اس طرح اسلامی سوسائٹی کا ہر فرد مسجد کے چشمہء ہدایت سے فیض یاب ہوتا تھا۔ ہماری مسجدوں میں جہاں بہت سی خرابیاں پیدا ہوئیں ان میں سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ ان میں خواتین کو تعلیم و تربیت اور انکو اللہ اور رسولؐ کی باتوں سے آگاہ کرنے کا اب کوئی انتظام نہیں رہا۔ اس طرح اسلامی سوسائٹی کا آدھا حصہ اور اہم ترین جزو اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ رہ جاتا ہے اور طرح طرح کی جہالتوں اور خرافاتی بدعتوں میں مبتلا ہو کر معاشرے کو تباہی کی طرف دھکیل رہا ہے۔ کسی دانا نے خوب کہا ہے کہ ''ماں کی تعلیم ایک پوری نسل کی تعلیم ہے۔'' یہ بات اپنی جگہ بالکل صحیح ہے۔

آج ہماری مسجدیں اپنا امتیازی مقام کھو بیٹھی ہیں۔ اب وہ صرف نماز پڑھنے کیلئے ہیں یا پھر ان میں چلہ کشی کی جاتی ہے۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ مسجدوں کو ہر اس چیز سے پاک کیا جائے جو مسلمانوں کی ذہنی غلامی اور فکری جمود کے دور کی پیداوار ہیں اور جن کا قرآن و سنت میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

تمام علماء کرام اور آئمہ مساجد کو چاہئے کہ وہ مساجد کی اصلاح اور ان کو ان کے صحیح مقام پر لانے کیلئے عملی جدوجہد کریں، اور مساجد کو اس طرح کی دینی، اخلاقی، تعلیمی، سیاسی اور سماجی سرگرمیوں کا مرکز بنائیں جس طرح قرون اولیٰ میں ہوتا تھا۔

دینی مدارس کے خلاف ہرزہ سرائی

تحریر جناب پروفیسر محمد یٰسین ظفر

پاکستان کے تمام حلقوں میں یہ بات نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ سنی اور دیکھی گئی کہ موجودہ حکومت کے ترجمان وفاقی وزیر اطلاعات پرویز رشید نے کراچی آرٹس کونسل کے زیر اہتمام ادبی کانفرنس میں شعائر اسلام اور دینی مدارس کے خلاف جو زبان استعمال کی' وہ کسی طرح اس منصب کے لائق نہ تھی۔ انہوں نے موت اور آخرت کے بارے میں انتہائی حقارت اور بے ہودہ زبان استعمال کی۔ اور اسے جہالت پر مبنی فکر قرار دیا۔ اس کی تبلیغ کا ذریعہ اوڈ سپیکر کو قرار دیکر فرمایا کہ دن میں ایک دفعہ نہیں بلکہ پانچ دفعہ اسکی چابی انہیں دی جاتی ہے جو اس فکر کے حامل ہیں۔ گویا اذان کو بھی ناپسند کیا اور مزید کہا کہ اس کے مقابلے میں پاکستان میں اتنے تعلیمی ادارے کالجز اور یونیورسٹیز نہیں جتنی ان کے پاس جہالت کی یونیورسٹیاں ہیں۔ یعنی مساجد اور دینی مدارس۔ جن میں 25 لاکھ طلبہ زیر تعلیم ہیں جو جہالت کی یونیورسٹیوں سے جہالت کی تعلیم پا رہے ہیں۔ اس پر کانفرنس میں شریک ادیب تالیاں پیٹتے ہیں اور وزیر موصوف مسکراتے ہیں۔

پاکستان کے بارے میں دنیا اسلام کے ممتاز دانشور اور ادیب ڈاکٹر علی سلطان الحکمی نے ایک وقت فرمایا تھا'' کہ پاکستان نے ہر کام کے لیے اپنے دروازے کھلے رکھے ہیں۔ یہاں جو چاہے جیسے چاہے، جہاں چاہے کوئی بھی کام کرسکتا ہے۔ حتی کہ سربازار کھڑے ہو کر جس کو چاہے گالی دے' برا بھلا کہے، توہین کرے، گستاخی کرے، خلاف اسلام ہرزہ سرائی کرے' کوئی روکنے والا اور پوچھنے والا نہیں۔'' ان کی یہ بات سو فیصد صحیح ہے۔ یہ دنیا کا واحد ملک ہے جہاں آزادی اور حریت کا ایسا مفہوم ہے جس کا تصور یورپ میں بھی نہیں۔

سب سے بڑی بدبختی یہ ہے کہ اس آزادی کو اسلام کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اسلامی نظام زندگی، حدود، حقوق نسواں، قانون شہادت، پردہ جیسے حساس موضوعات پر تنقید کر کے فخر محسوس کرتے ہیں۔ ان میں پیش پیش صحافی، ادیب، شاعر، وکلا اور پروفیسر حضرات ہیں۔ کسی ایک کی حماقت نادانی اور جہالت پر مبنی باتیں ابھی لوگوں کو بھولی نہیں ہوتیں کہ کوئی دوسرا شوشا چھوڑ دیتا ہے۔ اس میں حیران کن پہلو یہ ہے کہ وہ خود بہت باخبر' روشن خیال، جہاندیدہ خیال کرتا ہے۔ اسلام اور اس سے وابستہ لوگوں کو قدامت پسند، مسکین اور بے خیر تصور کرتا ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جو صحیح طریقے سے سورہ اخلاص بھی نہیں پڑھ سکتے۔ جنہیں ارکان اسلام معلوم نہیں۔ جو ڈھنگ سے وضو نہیں بنا سکتے۔ جنہیں رکوع اور سجدہ کی دعائیں یاد نہیں۔ لیکن غلط فہمی کا یہ عالم ہے کہ وہ خود کو مذہبی سکالر اور مفسر قرآن سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی ایک طویل فہرست موجود ہے۔ ان کے کالم اور مضامین ان کے مبلغ علم کا پتہ دیتے ہیں اور جگ ہنسائی کا سبب بھی! لیکن وہ اُوٹ پٹانگ لکھ کر داد طلب نظروں سے لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ ان بے نظیر لوگوں میں چند دن قبل ایک اضافہ ہوا ہے جس کا ذکر ہم ابتداء میں کر چکے ہیں۔

بلاشبہ ادیب اور شاعر قابل قدر لوگ ہیں۔ یہ معاشرے کی اصلاح میں بھرپور حصہ ڈالتے ہیں۔ خوبصورت ادب تخلیق کرتے ہیں۔ جس میں زبان کے تحفظ کے ساتھ ساتھ نوجوانوں، بچوں کی تربیت کے مختلف پہلو ہوتے ہیں۔ یہی حال شاعر کا بھی ہے۔ لیکن وہ کیسا ادیب اور شاعر ہے جو اسلام دشمنی میں شہرت حاصل کرنے کی آرزو کرے۔ عربی یا فارسی کے بغیر ادیب کہلائے۔ لیکن مقام افسوس ہے کہ انہی ادیبوں کے جھرمٹ میں وزیر بے تدبیر نے بھی اپنی کم علمی، کم عقلی کا مظاہر کر کے داد وصول کی۔ کیا اپنی بڑھوتی کے لیے ضروری ہے کہ دوسروں کو گالی دی جائے۔ اور اہانت کی جائے۔

ادبی کانفرنس میں کی جانے والی وزیر اطلاعات کی تقریر سے کم از کم ایک بات تو ضرور واضح ہوئی ہے کہ تمام ادیب وشاعر بشمول وزیر اگر کسی سے خائف ہیں تو وہ صرف اسلام پسند ہیں۔ مولوی ہو یا خطیب، امام ہو یا مفتی وہ مدرسہ کا استاذ ہو یا طالب علم انہیں معلوم ہے کہ معاشرے میں ان کی پذیرائی ہے۔ ادیب اور شاعر دھکے کھاتے پھرتے ان کی کون سنتا ہے۔ گویا آج معاشرہ میں اپنی بے قدری کا بدلہ وہ مدارس سے لینا چاہتے ہیں۔ اور تو وہ کچھ کر نہیں سکتے' دور سے ہرزہ سرائی ہی کر سکتے ہیں یا عورتوں کی طرح تالیاں پیٹ سکتے ہیں۔

کاش موجودہ حکومت میں کوئی رجل رشید ہوتا۔ نواز شریف اس لحاظ سے بڑے بدنصیب ٹھہرے۔ پہلے ادوار میں انہیں شیخ رشید ملا جس نے قدم قدم پر رسوا کیا۔ اب کی بار انہیں پرویز رشید ملے جو پہلے سے دو قدم آگے ہیں۔ ہمارا مشورہ ہے کہ اس پرویز سے جتنی جلدی ہو سکے جان چھڑوالیں اور یہ وزارت کسی رجل رشید کو دیں۔ ورنہ اپنی حماقتوں کا سارا ملبہ ان پر ڈالیں گے۔ جس شخص کو یہ معلوم نہیں کہ ادب کیا ہوتا ہے اور وعظ ونصیحت اور ادب کی کتابوں میں کیا فرق ہوتا ہے۔ وہ اٹھ کر ادبی کانفرنس میں خطاب کرے۔ پھر یقیناً وہ ایسی ہی یملیاں مارے گا جیسا کہ وزیر موصوف نے کیا ہے۔ کاش اس نے موت کا منظر اور مرنے کے بعد کیا ہوگا ایسی جاندار اور سبق آموز کتابیں پڑھی ہوتیں تو کبھی بھی اپنی بات کر کے احمقوں کی طرح دانت نہ نکالتا۔ بلکہ اسے معلوم ہوتا کہ موت اور آخرت ایسی حقیقتیں ہیں جن سے مفر نہیں اور وہ اپنی جہالت کا اظہار نہ کر رہا ہوتا۔

رہے مدارس جہالت کی یونیورسٹیاں! تو موصوف کو معلوم ہونا چاہیے کہ حقیقی علم تو ہے ہی قرآن وحدیث۔ یہ انسان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔ یہی علم انسان کو اللہ تعالیٰ کی معرفت عطا فرماتا ہے۔ یہی حقوق وفرائض کی تعلیم دیتا ہے۔ یہی عبادت وبندگی کا شعور اور سلیقہ دیتا ہے۔ انسان کی سب سے بڑی خیر خواہی یہی ہے کہ اس کی آخرت بہتر بنا دی جائے۔ یہی وہ علم ہے جو دنیا اور آخرت میں کامیابی کا ضامن ہے۔

لیکن مقام افسوس کہ انہوں نے اپنے بغض وعناد اور دین دشمنی میں تمام حدیں پار کر دیں۔ اور اپنے خبث باطن کا اظہار نہایت بھونڈے انداز میں کیا اور اس سے دیندار وں کو کوئی فرق نہیں پڑا، بلکہ اپنا ہی منہ کالا کیا۔ تمام طبقات سے وابستہ لوگ اس پر لعن طعن کر رہے ہیں لیکن بندہ بے شرم اور بے حیا ہو جائے تو کیا فرق پڑتا ہے۔

ہم سخت ترین الفاظ میں انکی مذمت کرتے ہیں اور نواز شریف سے عرض کریں گے کہ

ایسے نادان دوست سے اپنا تعلق ختم کریں جو ان کی بدنامی اور رسوائی کا باعث ہے۔

پرویز رشید کی جاہلانہ گفتگو

وفاقی وزیر پرویز رشید کی توہین آمیز، احمقانہ اور جہالت پر مبنی گفتگو کا تذکرہ اب ہر طرف ہونے لگا ہے۔ جہاں ایک طرف دینی حلقے سراپا احتجاج ہیں تو وہیں دوسری طرف یہ تاثر دینے کی بھی کوشش کی جارہی ہے کہ پرویز رشید نے تو محض مدارس کو اداروں کے طور پر تنقید کا نشانہ بنایا ہے یعنی جیسے لوگ پارلیمنٹ وغیرہ کو برا بھلا کہہ لیتے ہیں۔ ویسے تو اس وضاحت میں بھی کوئی جان نہیں کیونکہ جہالت کی یونیورسٹیاں قرار دینے سے مدارس ادارے کے طور پر نہیں بلکہ پڑھائے جانیوالے علوم کی بنیاد پر تنقید کا نشانہ بنائے گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس تقریر کا سب سے تکلیف دہ حصہ وہ ہے کہ جس میں وہ اذان کو ایک مردہ فکر اور ایک تضحیک آمیز انداز میں موت کا منظر اور مرنے کے بعد کیا ہوگا جیسے جملے بول کر حاضرین کے ساتھ خود بھی شیطانی قہقہے کا اظہار کرتے ہیں۔ وزیر اطلاعات کے الفاظ کچھ یوں تھے ''فکر کے مقابلے میں مردہ فکر دے دو اور اس کو پھیلانے کا منبع بھی ان کے حوالے کر دو یعنی لاؤڈ سپیکر۔ وہ بھی دن میں پانچ بار۔'' مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ دن میں پانچ بار اذان ہی گونجتی ہے۔ دیدہ دلیری کی انتہا دیکھیں کہ آؤ فلاح کی جانب..... آؤ فلاح کی جانب کی پکار کو مردہ فکر قرار دیا گیا۔ ایک مسلمان کے لئے تو یہ اذان اپنے خالق حقیقی کا بلاوا ہوتا ہے اور فلاح کی پکار۔ لیکن اسلامی جمہوریہ پاکستان کے سرکاری ترجمان کے لئے یہ مردہ فکر ہے۔ وہ یہاں تک کہتے ہیں کہ ایسا طریقہ تو پنڈت نہرو کو بھی سمجھ نہیں آیا تھا۔ یعنی مدارس کے علوم اور اذان کی دعوت کو اس قدر تحقیر کا نشانہ بھی بنا ڈالا کہ ایک ہندو انتہا پسند سے ملاتے رہے۔ دوسری انتہائی تکلیف دہ وہ ہنسی اور قہقہہ تھا جو کہ موت کا منظر اور مرنے کے بعد کیا ہوگا کے جملے پر لگایا گیا۔ دنیا میں بہت سے لوگ خدا پر یقین نہیں رکھتے لیکن شاید ہی کوئی ایسا ہو جو کہ موت کا اس انداز سے تذکرہ کرے۔ موت ہی ایک ایسی حقیقت ہے کہ جو ہر ایک سے اپنا آپ منوالیتی ہے۔ اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ وہ شائد یہ کہنا چاہتے تھے کہ ان کے خیال میں بہت سے فضول اور بے فائدہ علوم مدارس میں پڑھائے جارہے ہیں۔ وفاقی وزیر کی اس بات میں بھی کچھ وزن نہیں کیونکہ کوئی بھی ایسا شائد صرف اور صرف مدارس کے نصاب سے لاعلمی کی بنیاد پر ہی کہہ سکتا ہے۔ پرویز رشید کی توہین آمیز اور اسلامی عقائد پر طنزیہ گفتگو بہت سے دینی حلقوں کی جانب سے فتاویٰ بھی سامنے آئے ہیں جبکہ بعض مقامات پر احتجاج بھی ریکارڈ کرائے گئے ہیں۔ ہم مغربی ممالک میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر سراپا احتجاج ہوتے ہی ہیں لیکن شائد اب ہمیں اپنے اندر موجود ان افراد پر بھی نظر رکھنا ہوگی جو کہ شائد اسلام، شعائر اسلام اور مقدس ہستیوں کے بارے میں تباہ کن خیالات رکھتے ہیں۔ جو اذان کو مردہ فکر، قرآن وحدیث کے علوم کو جہالت، دینی تعلیمات کو نفرت کی آبیاری اور اسلامی شعائر کو ایک مذاق تصور کرتے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ اس سلسلے میں عوام الناس میں پائی جانیوالی تشویش کا لحاظ کرتے ہوئے ان خیالات کے حامل وزیر سے جلد از جلد چھٹکارہ پالے۔ ..... (پروفیسر محمد عاصم حفیظ)

وفاقی وزیر اطلاعات کی دینی مدارس کے خلاف ہرزہ سرائی!

فیصل آباد..... پاکستان میں موجود تمام مسالک کے مدارس وجامعات قرآن وحدیث کی تعلیم دے رہے ہیں اور پاکستانی معاشرے میں اسلامی اقدار کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ مدارس پاکستان کے قیام کے مقاصد کی تکمیل میں بھرپور تعاون کر رہے ہیں اور لاکھوں بچوں اور بچیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کر رہے ہیں لیکن نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ عرض کریں گے کہ وفاقی وزیر اطلاعات پرویز رشید نے مدارس کے خلاف ہرزہ سرائی کی ہے اور نہایت توہین آمیز کلمات استعمال کیے ہیں' قرآن وسنت کی تعلیم کو جہالت کہا ہے اور شعائر اسلام کا مذاق اڑایا۔ کراچی میں ادبی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے بار بار دینی مدارس کو جہالت کی یونیورسٹیاں قرار دیا جس پر نام نہاد ادیبوں نے تالیاں بجائیں۔ ہم اس گستاخانہ رویے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور شعائر اسلام کی توہین کرنے پر مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کے خلاف توہین اسلام کا پرچہ درج کیا جائے۔ پرویز رشید بجائے خود ملحد ہے اور ہمیشہ اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کرتا ہے۔ ہم نواز شریف سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ان کی تقریر کا سختی سے نوٹس لیں اور ان سے استعفیٰ لیں۔ ایسے عناصر مسلم لیگ کی بدنامی کا باعث ہیں۔ پرویز رشید نے اگر معافی نہ مانگی تو ان کے خلاف شدید ردعمل آئے گا اور وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کے پلیٹ فارم سے سخت احتجاج کیا جائے گا۔ اجلاس سے وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کے معتبر علماء اور ذمہ داروں نے خطاب کیا۔..... (وفاق المدارس السلفیہ۔ پاکستان)

تحفظ حرمین شریفین ریلی ایبٹ آباد

ایبٹ آباد (انیس خلیل سے) تحفظ حرمین ہم پر فرض ہے، ہماری جماعت نے حرمین کے تحفظ کی ہر جگہ آواز بلند کی ہے، غوثی یہ بات سن لیں اگر انہوں نے حرمین کی طرف دیکھا تو ان کی آنکھیں نکال دیں گئے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا فضل الرحمن مدنی امیر کے پی کے نے 5 اپریل کو ایبٹ آباد میں تحفظ حرمین شریفین ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ یمن کی صورت حال پر ہم سعودی عرب کے فیصلہ کی تائید کرتے ہیں، اس سازش سے مسلمانوں کو ختم کرنے کا فیصلہ نظر آتا ہے، ریلی جامع مسجد عائشہ مین بازار سے مرکزی جمعیت اہلحدیث واہلحدیث یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کی قیادت میں نکالی گئی، جو جناع چوک سے فوارچوک سے ہوتی ہوئی پریس کلب ایبٹ آباد میں ختم ہوئی۔ ریلی سے ناظم کے پی کے سید ذاکر شاہ، ناظم تبلیغ صوبہ مولانا سرفراز خان فاروقی ،امیر ضلع مولانا صدیق مبلغ، ناظم ضلع مولانا سردار اورنگزیب نے بھی خطاب کیا، آخر میں ریلی کی کامیابی پر مولانا سرفراز خان فاروقی نے یوتھ فورس اور سٹوڈنٹس فیڈریشن کے جوانوں کو مبارکباد دی اور دعا کروائی۔ منجانب: انیس خلیل

کامیاب ریلی

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام 19 اپریل کو دفاع حرمین شریفین ریلی میں ملک کے دور دراز علاقوں سے اہل اسلام نے قافلوں کی شکل میں جوق در جوق شرکت کی' اس کامیاب ریلی کی قیادت امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے نے فرمائی۔ ریلی نے صہیونی قوتوں کو یہ پیغام دیا کہ حرمین شریفین کے دفاع کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اس ریلی میں میرپور آزاد کشمیر سے مولانا قاری محمد اعظم عارف خطیب میر پور کی قیادت میں دو بسوں کا قافلہ شریک ہوا۔ اس کامیاب ریلی پر قاری صاحب نے قائدین کو مبارکباد دی ہے۔

اجلاس بسلسلہ تحفظ حرمین شریفین

جامع مسجد بلال اہل حدیث علاقہ گلیات ضلع ایبٹ آباد میں مرکزی جمعیت' وAYF اور اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام بسلسلہ تحفظ حرمین شریفین اجلاس منعقد ہوا جس میں حرمین سے عقیدت کا اظہار اور اس کے دفاع میں خون کا آخری قطرہ تک بہادینے کا عزم کیا گیا۔ اجلاس میں مولانا آصف مسعود' مولانا زبیر احمد سبحانی' مولانا رحیم اللہ اور مولانا سعید الرحمن نے شرکت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

المرسل: (مولانا) آصف مسعود گلیاتی صدر AYF گلیات

مومن کے اوصاف

تحریر
جناب امیر افضل اعوان

تخلیق کائنات پر غور کیا جائے تو یہ احساس اور بھی قوی ہوجاتا ہے کہ اللہ رب العزت نے کائنات کا ایک ذرہ بھی بے مقصد نہیں بنایا۔ انسان کی تخلیق کے ساتھ ساتھ اسے اشرف المخلوقات قرار دیئے جانے کی کوئی وجہ تو ہوگی، یقیناً ہے مگر افسوس کہ آج انسان اپنی تخلیق اور دنیا میں بھجوائے جانے کے مقاصد کو فراموش کر بیٹھا ہے۔ دنیا کی حرص و ہوس نے اسے اندھا کر دیا ہے کہ وہ ان مقاصد کی طرف رجوع کرنے کو تیار ہی نہیں' اسی لئے حوادث اسے گھیرے ہوئے ہیں، مسائل اسے تھامے ہوئے ہیں۔ مشکلات اسے اپنے دامن میں لئے چل رہی ہیں، پریشانیں اس کی راہ میں خیمہ زن ہیں اور مصائب تو گویا اس کی تاک میں رہتے ہیں۔ بحیثیت انسان و مسلمان ہمارا سب سے پہلا تعلق اپنے رب سے ہے کیوں کہ وہ ہی ہمارا خالق و مالک ہے۔ اس حوالہ سے مسلمان کا بیدار قلب اور صاحب بصیرت ہونا اور حکم الٰہی کا مطیع ہونا شرط اول ہے۔

بحیثیت مسلمان ضروری ہے کہ انسان اپنی زندگی کے ہر، ہر پہلو میں رضائے الٰہی کے حصول کو مقدم رکھے بلکہ اس کو ہی اپنی زندگی اور زندگی کا مقصد سمجھے۔ مومن کی زندگی سراپا بندگی ہونی چاہئے اسے اللہ تعالیٰ کے فیصلے اور تقدیر پر راضی رہنا چاہئے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سمیت مومن کو دیگر عبادات کا اہتمام کرنا چاہئے اور ہمیشہ اپنے متعلقین کے بارے میں جوابدہی کا احساس رکھتے ہوئے توبہ و استغفار کو وظیفہ حیات بنائے رکھنا چاہئے۔ اپنے خالق و مالک کے بعد انسان کا دوسرا تعلق اس کے نفس سے ہے یہاں اسے اپنے وجود کو اپنے خالق و مالک کی امانت سمجھتے ہوئے اس کی حفاظت، صفائی اور ہیئت درست رکھنے اور بیماری کی صورت میں علاج کا حکم ملتا ہے۔ اپنے خالق و مالک کے احکامات کے مطابق ایک پاکیزہ زندگی گزارے اور حصول علم کو مقدم رکھے، والدین سے تعلق میں مومن کو ان کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہوئے ان کی قدر و منزلت و حقوق کا خیال کرنا اور ان کی نافرمانی سے بچنا چاہئے۔ یہاں والدین کے دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کا حکم ملتا ہے، اس کے بعد جہاں بیوی سے تعلق کی بات ہے وہاں اسے ازدواجی زندگی میں اسلامی طریقہ کا التزام کرنا چاہیے اور باہمی اصلاح کو بھی سامنے رکھنا ضروری ہے۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق صلہ رحمی سے کام لیتے ہوئے رشتہ داروں کے حقوق کو مقدم رکھتے ہوئے قطع رحمی سے گریز کرنا چاہئے۔ بحیثیت مسلمان ہمیں اپنی رعیت کے حوالہ سے اپنے حقوق و فرائض کا خیال رکھتے ہوئے پڑوسیوں سے بھی نرمی کا برتاؤ کرنا چاہیے کیوں کہ اس سلسلہ میں بہت سخت وعیدیں ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے بہن، بھائیوں کے ساتھ بھی اخوت و محبت کا سلوک کرتے ہوئے یہ ذہن میں رکھنا چاہئے' کہ دوستی اور محبت صرف اللہ پاک کے لئے ہی ہوتی ہے، مومن کے لئے اپنی عملی زندگی میں جھوٹ سے مکمل گریز اور بدعات ولغویات سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ خوش اخلاقی کو اپنا شیوہ بناتے ہوئے اسے حسد، کینہ اور منافقت سے دامن بچانا چاہیے، لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی و نرمی کا برتاؤ کرتے ہوئے عفو و درگزر سے کام لینا ضروری ہے۔ مومن کو وفا اور حیا سے متصف ہونا چاہئے اور دوسروں کی خیر خواہی اس کا بنیادی وصف ہونا بھی لازم ہے۔

قرآن وحدیث میں مومن کے کردار و عمل کی بڑے کھلے انداز میں وضاحت کردی گئی ہے کہ اس کی ذات کسی کے لئے باعث تکلیف اور کسی بھی آزار کا سبب نہ ہو۔ بلکہ عملی زندگی میں مسلمان کو چاہئے کہ دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہوئے ان کے لئے مشکلات کی بجائے آسانیاں پیدا کرنی چاہیں۔ مومن کے کردار کا احوال بیان کرنے کے لئے سورۃ المومنون ہی کافی ہے، جہاں اللہ پاک ارشاد فرمائیں کہ

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ (المؤمنون)

''بے شک ایمان والے کامیاب ہوگئے، جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑنے والے ہیں اور جو زکوٰۃ دینے والے ہیں اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں پر' اس لیے کہ ان میں کوئی الزام نہیں پس جو شخص اس کے علاوہ طلب گار ہو تو وہی حد سے نکلنے والے ہیں اور جو اپنی امانتوں اور اپنے وعدہ کا لحاظ رکھنے والے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں وہی وارث ہیں جو جنت الفردوس کے وارث ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔''

ان آیات مبارکہ میں واضح بیان ملتا ہے کہ مثالی مسلمان کیا اور کون ہوتا ہے اور کیسے بن سکتا ہے:

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ پر جب نزول وحی ہوتا تو آپ ﷺ کے روئے انور کے قریب سے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی سی آواز سنائی دیتی تھی، ایک مرتبہ ایسا ہوا تو ہم کچھ دیر کے لیے رک گئے، نبی کریم ﷺ نے قبلہ رخ ہو کر اپنے ہاتھ پھیلائے اور یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ! ہمیں زیادہ عطاء فرما، کمی نہ فرما، ہمیں معزز فرما، ذلیل نہ فرما، ہمیں عطاء فرما، محروم نہ فرما، ہمیں ترجیح دے، دوسروں کو ہم پر ترجیح نہ دے، ہم سے راضی ہوجا اور ہمیں راضی کر دے، اس کے بعد فرمایا کہ مجھ پر ابھی ابھی دس ایسی آیتیں نازل

باقی صفحہ 12 پر

داستان

مسجد نبوی کے ایک ستون کی

انتخاب: محترمہ عائشہ بنت عبدالغفار سہیل

مسجد نبوی کے حصے ریاض الجنہ میں مختلف ستون ہیں' ان میں سے ہر ستون کا ایک تاریخی پس منظر اور وجہ تسمیہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والوں کے لیے یہ ستون اپنے اندر ایک خاص جاذبیت اور کشش رکھتے ہیں۔ بعض پر ان کے نام لکھے ہوئے ہیں' غور سے دیکھیں تو ان میں ایک نام ''اسطوانہ ابولبابہ'' بھی ہے۔ یہ ستون ابولبابہ سے کیوں منسوب ہے؟

آیئے! یہ جاننے کے لیے تاریخ کے اوراق پلٹتے ہیں۔

یہ انصاری صحابی تھے' بنو قریظہ کے علاقہ میں ان کے باغات تھے۔ آل اولاد بھی وہیں تھی' اسلام سے پہلے یہ بنو قریظہ کے حلیف تھے۔ اسلام لانے کے بعد بھی ان کے سابقہ تعلقات اور لین دین باقی رہا' یہودیوں نے غزوہ خندق یا احزاب میں مسلمانوں کے ساتھ جو بدعہدی اور غداری کی وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ غزوۂ خندق میں مسلمانوں کی فتح کا تصور بھی مشکل تھا' دس ہزار کا لشکر جرار جس نے یہودیوں کے ایماء پر مدینہ کا محاصرہ کر لیا تھا۔ مدینہ کی چھوٹی سی بستی جس کے بچوں' بوڑھوں' جوانوں' عورتوں کی کل تعداد پانچ ہزار سے زائد نہ تھی' اُسے صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے کفر کی ساری طاقتیں اتحادی بن کر جمع ہوگئی تھیں۔ یہ ایک معجزہ اور اللہ تعالیٰ کی خاص مدد تھی کہ مسلمان فتح سے ہمکنار ہوئے۔

دوران جنگ مسلمانوں کے ساتھ بدعہدی کرنا' کافروں کا ساتھ دینا' مسلمان عورتوں کے قلعے پر حملہ کا ارادہ کرنا' بنیادی طور پر اس جنگ کی آگ بھڑکانا اور کافروں کو حملے پر اُکسانا معمولی جرائم نہ تھے کہ ان پر خاموشی اختیار کر لی جاتی۔ اللہ کے رسول ﷺ خندق سے واپس آئے تو جبریل حاضر خدمت ہوئے' عرض کیا آپ نے تو ہتھیار رکھ دیئے ہیں مگر فرشتوں نے ابھی ہتھیار نہیں رکھے۔ اٹھیے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ بنو قریظہ کا رخ کیجیے۔ آپ ﷺ نے فوراً اعلان کرایا کہ جو شخص ہمارا مطیع اور فرمانبردار ہے وہ عصر کی نماز بنو قریظہ میں پڑھے۔ آپ ﷺ نے مدینہ کے انتظامی امور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو سونپے اور بنو قریظہ کے دیار میں ''انا'' نامی کنویں کے قریب قیام فرمایا۔

یہودیوں کے قلعوں کا محاصرہ شروع ہوا تو ان کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے سوا کوئی راستہ باقی نہ بچا' انہوں نے سوچا کہ ہتھیار ڈالنے سے پہلے کیوں نہ اپنے حلیفوں سے مشورہ کر لیں ممکن ہے معلوم ہو جائے کہ ہتھیار ڈالنے کا نتیجہ کیا ہوگا۔ انہوں نے مشورہ کے لیے اپنے پرانے حلیف ابولبابہ بن عبدالمنذر کا انتخاب کیا' پھر اللہ کے رسول ﷺ سے بنو قریظہ نے درخواست کی کہ انہیں ان کے پاس بھیج دیں تاکہ ان سے مشورہ کر سکیں۔ جب وہ وہاں پہنچے تو مرد ان کی طرف دوڑ پڑے اور عورتیں اور بچے ان کے سامنے دھاڑیں مار کر رونے لگے۔ ابولبابہ نے ان کی حالت دیکھی تو رقت طاری ہوگئی۔ یہود نے ان سے مشورہ کیا کہ کیا ہم محمد ﷺ پر ہتھیار ڈال دیں؟ انہوں نے کہا: ہاں' مگر ساتھ ہی حلق کی طرف اشارہ بھی کر دیا' مراد یہ تھی کہ اب ذبح کر دیئے جاؤ گے۔ وہ غیر ارادی طور پر ذبح کا اشارہ تو کر بیٹھے مگر فوراً ہی احساس ہوا کہ یہ اشارہ تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ خیانت ہے۔ چنانچہ وہ بجائے اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آنے کے سیدھے مسجد نبوی پہنچے اور اپنے آپ کو اس ستون کے ساتھ باندھ لیا جس کا ذکر مضمون کے شروع میں کیا ہے۔ انہوں نے کہا اب مجھے اللہ کے رسول ﷺ ہی کھولیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ جب میری توبہ قبول ہوگی تبھی میں اپنے آپ کو آزاد کروں گا' وہ مسلسل چھ دن اور چھ راتیں اسی ستون کے ساتھ بندھے رہے۔ ان کی بیوی نمازوں کے اوقات میں انہیں کھول دیتیں اور نماز ادا کرنے کے بعد پھر باندھ دیتی تھیں۔

ابولبابہ بن عبدالمنذر کے اس واقعہ میں دوسرے بہت سے اسباق کے ساتھ ساتھ یہ سبق بھی موجود ہے کہ ایک شخص سے نادانی میں بلا ارادہ ایک فوجی راز افشا ہو گیا۔ اس غلطی کا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو علم نہ تھا۔ وہ چاہتے تو کسی کو اپنی غلطی کی ہوا بھی نہ لگنے دیتے مگر یہ قوت ایمانی تھی' اللہ تعالیٰ کا خوف اور یہ احساس تھا کہ میرا سمیع وبصیر اور دانائے قلوب پروردگار مجھے دیکھ رہا ہے۔ اسی احساس کے زیر اثر انہوں نے نہ صرف اپنی غلطی کا اعتراف کیا بلکہ اپنے لیے از خود سزا بھی تجویز کر لی اور اپنے آپ کو ستون کے ساتھ باندھ لیا۔ کسی بھی مہذب معاشرے میں گناہ کے معترف اور نادم شخص کے لیے لوگوں کے دلوں میں ہمدردی اور محبت کے جذبات جوش مارنے لگتے ہیں۔ گناہ پر اصرار' فخر اور اس پر اڑے رہنا بدبختی کی نشانی ہے۔ سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا معاملہ اور بھی اہم تھا۔ یہ اپنی قوم کے سرکردہ اور نمایاں افراد میں سے تھے' لہٰذا لوگوں کی دلی خواہش تھی کہ ان کی توبہ قبول ہو جائے۔ خود اللہ کے رسول ﷺ بھی یہی چاہتے تھے' چنانچہ چھ راتیں گزرنے کے بعد صبح سویرے یہ وحی نازل ہوئی۔ سورہ توبہ میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبہ: ۱۰۲)

''کچھ دوسرے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اپنے قصوروں کا اعتراف کر لیا ہے۔ ان کا عمل ملا جلا ہے کچھ نیک ہے اور کچھ برا۔ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر پھر رحمت کی نظر فرمائے' کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔''

اس روز اللہ کے رسول ﷺ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ اس شفیق' رحیم وروف اور مہربان نبی ﷺ کو اپنے اس ساتھی کی توبہ قبول ہونے پر اتنی خوشی ہوئی کہ فرط مسرت سے بے اختیار ہنس پڑے۔ صحابہ کرام ہوں یا صحابیات یا امہات المؤمنین ان کی جناب رسالت مآب ﷺ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ وہ اللہ کے رسول کی ایک ایک بات نوٹ کرتے تھے۔ ہماری اماں جان سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو ہنستے دیکھا تو عرض کرنے لگیں:

[مم تضحك يا رسول الله؟! أضحك الله

باقی صفحہ 8 پر

مجموعہ رسائل ..... استاذ المناظرین مولانا احمد دین گکھڑوی رحمہ اللہ

برصغیر پاک و ہند میں جن علماے کرام نے تحریر و خطابت اور بحث و مناظرے کے ذریعے سے دینِ اسلام کی بھرپور خدمت کی اور مخالفین کے حملوں کی جواب دہی میں پوری تن دہی اور جاں فشانی سے حصہ لیا، ایسے اکابر علمائے دین میں امام ... ظ ... مولانا احمد دین گکھڑوی کا نام نمایاں حیثیت رکھا ہے۔ آپ کی دینی خدمات اور خداداد صلاحیتوں کے پیشِ نظر شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری (۱۸۶۸۔ ۱۹۴۸ء) نے فرمایا تھا کہ میرے بعد مخالفینِ اسلام سے نپٹنے اور انھیں میدانِ مناظرہ میں زیر کرنے کے لیے احمد دین موجود ہوگا۔

یہ مولانا احمد دین گکھڑوی کے عنفوانِ شباب کا زمانہ تھا، چناں چہ بعد کے حالات نے واقعی شیخ الاسلام امرتسری رحمہ اللہ کی پیشین گوئی سچ کر دکھائی اور مولانا احمد دین کو بحث و مناظرہ کا جہاں بھی موقع ملا، انھوں نے فریقِ مخالف کا پوری طرح سے تعاقب کیا اور فتح و کامرانی آپ ہی کے حصے میں آئی۔ مولانا گکھڑوی تحدیثِ نعمت کے طور پر خود ہی فرمایا کرتے تھے کہ مجھے کسی مناظرے میں کبھی شکست نہیں ہوئی۔ میدانِ مناظرہ میں ایسی ہی کامیابیوں کی بنا پر کے معروف مناظر حافظ عبد القادر روپڑی رحمہ اللہ (۱۹۲۰۔ ۱۹۹۹ء) نے انھیں ''استاذ المناظرین'' کا لقب دیا تھا۔

اگرچہ مولانا گکھڑوی مرحوم نے اصل شہرت خطابت اور مناظرے کے میدان میں پائی، لیکن اس کے ساتھ ہی تحریر اور تصنیف و تالیف کی طرف بھی توجہ مبذول رکھی اور حسبِ ضرورت اس میدان میں بھی عقائد کی اصلاح اور مخالفین کے شبہات و اشکالات کے ازالے میں قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں۔ آپ نے مختلف موضوعات پر متعدد کتب لکھی ہیں اور مختلف اوقات میں بعض مضامین بھی سپردِ قلم کیے ہیں۔

مجموعہ رسائل: زیرِ نظر مجموعہ میں ہم نے مولانا گکھڑوی کی انھیں تحریری و علمی خدمات کو جمع کیا ہے، جس میں ان کی رقم کردہ تمام تصانیف، مضامین اور فتاویٰ وغیرہ شامل ہیں۔ ذیل میں ان کا مختصر تذکرہ و تعارف ملاحظہ کریں۔

① **فضائل سید العالمین ﷺ:** مؤلف رحمہ اللہ نے اس کتاب میں نبی اکرم ﷺ کے فضائل و مناقب اور خصائص کا تذکرہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں قرآنِ مجید کی چھبیس آیات ذکر کی گئی ہیں اور ضمناً جا بہ جا احادیثِ نبویہ کو بھی معرضِ استدلال میں پیش کیا گیا ہے۔ مؤلف رحمہ اللہ نے ان فضائل کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے:

1. وہ خصائص جو آپ ﷺ کو دنیا میں بارگاہِ الٰہی سے عطا ہوئے۔
2. وہ مناقب اور درجات جو آخرت میں آپ ﷺ کو ملیں گے۔
3. وہ فضائل جو پیدائش سے قبل ہی آپ ﷺ کے حصے میں آئے تھے۔

قارئین مطالعہ کتاب کے دوران میں ملاحظہ کریں گے کہ مؤلف نے صرف فضائلِ نبویہ کو جمع و تحریر ہی نہیں کیا، بلکہ جا بہ جا آپ ﷺ کی علوِ مرتبت کے خلاف اٹھائے جانے والے شبہات اور اشکالات کا بھی بہ خوبی ازالہ کیا ہے، چناں چہ کتاب کے مختلف صفحات پر بھی غیر مسلموں کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے اور آخر میں ایک مستقل مبحث میں عیسائیوں کی طرف سے ذکر کیے جانے والے 9 عدد شبہات کا ازالہ کیا ہے۔

② **سیرت سید العالمین ﷺ:** پادری ٹھاکر داس جی ۔ایل نے ''سیرۃ المسیح ومحمد'' کے عنوان سے ایک کتاب لکھی تھی، جس میں پادری موصوف نے نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس، ازواجِ مطہرات اور بعض اسلامی تعلیمات پر اعتراضات وارد کیے تھے اور بزعمِ خویش حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی مکرم ﷺ سے بلند مرتبت اور افضل ثابت کیا تھا۔ اسی کتاب کے جواب میں مولانا گکھڑوی نے ''سیرت سید العالمین ﷺ'' کے نام سے یہ کتاب لکھی، جس میں انھوں نے پادری ٹھاکر داس کے زہریلے حملوں کا جواب دیا اور ذاتِ رسالت مآب، اُمہات المومنین اور اسلامی احکامات کے متعلق شبہات کا بہ خوبی ازالہ کیا۔ اس ضمن میں مؤلف نے عیسائی مذہب کے تضادات اور بائبل کی تحریف اور اس میں توہین آمیز عبارات کا بھی الزاماً تذکرہ کیا ہے، تاکہ دیکھنے والوں کو اسلام کی حقانیت اور عیسائیت کی حقیقت سمجھنے میں آسانی رہے۔

③ **نجات الاسلام:** افغانستان کا ایک باشندہ سلطان محمد خاں پال مسلمان سے عیسائی ہوگیا تو اس نے ایک رسالہ ''میں مسیحی کیوں ہوگیا؟'' کے عنوان سے لکھا، جس میں سلطان محمد نے ذکر کیا کہ مجھے اُخروی نجات کی راہ صرف عیسائیت میں نظر آئی ہے، اس لیے میں مسیحی ہوگیا ہوں۔ اس رسالے کا جواب شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری نے ''تم عیسائی کیوں ہوئے؟'' کے نام سے دیا تھا جو ہفت روزہ ''اہلِ حدیث'' امرتسر (اکتوبر ۱۹۲۸ء) میں شائع ہوا اور بعد میں ۱۹۳۰ء کو کتابی شکل میں طباعت پذیر ہوا۔

بعد ازاں پادری سلطان محمد پال نے شیخ الاسلام امرتسری کے رسالے کا جواب ''شیر افگن'' کے نام سے لکھا تو مولانا گکھڑوی رحمہ اللہ نے پادری سلطان محمد پال کے دونوں رسالوں ''میں مسیحی کیوں ہوگیا؟'' اور ''شیر افگن'' کو مدِنظر رکھتے ہوئے مذکورہ بالا کتابچہ ''نجات الاسلام'' تحریر کیا، جس میں نجات کی حقیقی راہ بتائی اور عیسائی مصنف کے مخالفانہ اعتراضات کا جواب دیا۔ مؤلف رحمہ اللہ نے پادری سلطان محمد کے اشکالات کو ''سیئات'' جب کہ ان کے جوابات کو ''نجات'' کے عنوان سے ذکر کیا ہے۔ تمام ''سیئات'' پر نمبر شمار لگائے گئے ہیں، جن کی کل تعداد ۲۷ ہے، گویا پادری سلطان محمد کی ۲۷ ''سیئات'' کی نشان دہی کر کے اسے راہِ نجات بتائی گئی ہے۔

④ **برہان الحق:** یہ کتاب پادری فنڈر کی کتاب ''میزان الحق'' کے جواب میں ہے۔ عیسائی پادری نے اپنی کتاب میں بائبل کو محفوظ اور قرآنِ مجید کو تحریف شدہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی، جس کے جواب میں مولانا احمد دین گکھڑوی نے اپنی اس کتاب میں قرآن مجید کو مکمل طور پر محفوظ اور اس کے مقابلے میں بائبل کو محرف و تبدیل شدہ ثابت کیا ہے، اس سلسلے میں مؤلف نے کسی اور کے بجائے خود بائبل کے اندر سے ایسی شہادتیں اور براہین پیش کی ہیں، جو موجودہ بائبل کے محرف اور غیر محفوظ ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ مولانا موصوف فرماتے ہیں:

''اس تحقیق کے لیے پادری فنڈر صاحب کی کتاب ''میزان الحق'' کے ہر چہار ابواب کا بڑی گہری نظر سے مطالعہ کیا گیا، کیونکہ ان ابواب میں پادری صاحب نے بائبل کی حفاظت اور قرآن مجید کو تحریف شدہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان تمام ابواب کا جواب نہایت اختصار کے ساتھ دیں۔ ان امور کا جواب دینا اس لیے ضروری ہے کہ اکثر مسیحی دوستوں کا ماخذ یہی کتاب ہے۔ مسیحی مبلغین اسی کتاب سے لے کر کتابیں شائع

کرتے رہتے ہیں، لہٰذا اس کا جواب دینا از حد ضروری تھا۔''

نیز لکھتے ہیں:

''جب ہم اہلِ اسلام کی طرف سے بائبل کی تحریف اور ان کی معتبر کتابوں میں تغیر و تبدل کو اُن کی معتبر تواریخ اور تفاسیر کی بنا پر ثابت کرتے ہیں تو ہمارے دوست پکار اُٹھتے ہیں اور صاف کہہ دیتے ہیں کہ ہم ان کو نہیں مانتے، ان تفسیروں کو آگ میں جلا دو اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اہلِ اسلام میں جرأت ہے تو بائبل کی ذات اور اندرونِ بائبل میں تحریف ثابت کریں، کیوں کہ اگر خود بائبل شہادت دے کہ مجھ میں تغیر و تبدل اور تحریف ہو چکی ہے تو ہم کو اس کے تسلیم کرنے سے انکار نہیں ہوگا، لہٰذا ہم نے اس کتاب میں اس بات کا خاص اہتمام کیا ہے کہ جہاں تک ہو سکے تحریفِ بائبل کو خود اس کی ذات ہی سے اور اندرونی شہادتوں سے ثابت کیا جائے، تاکہ ہمارے عیسائی دوستوں کو انکار کی گنجائش باقی نہ رہے۔''

⑤ قدامت اہل سنت: یہ رسالہ مولانا احمد دین گکھڑوی رحمہ اللہ کے افادات پر مشتمل ہے، جو مولانا عبدالواحد گکھڑوی (خطیب جامع اہلِ حدیث مسجد توحید گنج گکھڑ منڈی) نے ترتیب دیا تھا۔ اس کتابچے میں ثابت کیا گیا ہے کہ اہلِ حدیث ہی اہلِ سنت ہیں اور یہ جماعت کوئی نوزائیدہ فرقہ نہیں، بلکہ صحیح معنوں میں کتاب و سنت پر عمل کرنے والے ہیں اور ان کے عقائد و نظریات اور اعمال اسی قدیم مذہب کے مطابق ہیں، جس پر عمل پیرا ہونے کی نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس پر عمل پیرا تھے۔

مؤلف رحمہ اللہ نے کتابِ مذکور میں مختلف احادیث و آثار کی روشنی میں پہلے تو مسلکِ اہلِ حدیث کی قدامت و حقانیت اختصار کے ساتھ ذکر کی ہے، پھر تقلید کی ممانعت میں ائمہ اربعہ کے اقوال ذکر کیے اور بعد ازاں تقلید کے شرعی نقائص بیان کیے ہیں۔ آخر میں تقلید کی مذمت میں جلال الدین رومی کے فارسی اشعار مندرج ہیں اور ساتھ ہی ان کا اردو ترجمہ بھی لکھا گیا ہے۔

⑥ مقالات ومضامین: ان میں مولانا احمد دین گکھڑوی رحمہ اللہ کی چار نگارشات جمع کی گئی ہیں:

① حرمۃ البناء علی قبور المشائخ والعلماء: سعودی حکومت کے قیام کے بعد جب والیانِ حکومت نے ملک بھر میں سنتِ نبوی کے مطابق قبوں اور پختہ قبروں کو گرانے کا سلسلہ شروع کیا تو بہت سے قبر پرستوں اور بدعتی حضرات نے اس کے خلاف بڑا طوفانِ بدتمیزی بپا کیا، قبوں اور مزارات کو تحریر و تقاریر کے ذریعے سے شرعاً درست ثابت کرنے کی کوشش کی، جس کے جواب میں متعدد علمائے توحید نے مقالات و مضامین لکھے اور ایسے لوگوں کے پیدا کردہ شبہات اور اشکالات کے تحریراً و تقریراً ہر طرح سے جوابات دیے اور اس سلسلے میں شریعتِ اسلامیہ کی حقیقی تعلیمات کو عوام الناس کے سامنے اُجاگر کیا۔

انہی دنوں قبوری حضرات میں سے کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ کے ایک معروف مولوی محمد شریف حنفی نقشبندی نے ''إباحۃ السلف البناء علیٰ قبور المشائخ والعلماء'' کے نام سے ایک رسالہ لکھا تو اس کے جواب میں مولانا احمد دین گکھڑوی نے مذکورہ بالا مضمون رقم کیا، جو مولانا محمد جونا گڑھی مرحوم (۱۸۹۰۔ ۱۹۴۱ء) کے پرچے پندرہ روزہ ''اخبارِ محمدی'' میں شائع ہوا۔ یہ جواب اخبار میں پانچ قسطوں میں طباعت پذیر ہوا تھا۔ اس سلسلے کی پہلی قسط یکم نومبر ۱۹۲۷ء کے پرچے میں چھپی اور آخری قسط یکم جنوری ۱۹۲۸ء کو شائع ہوئی۔

② مسئلہ حیاتِ مسیح: جیسا کہ سب لوگوں کے علم میں ہے کہ یہ مسئلہ برصغیر میں مرزائی فتنے کے نتیجے میں نمودار ہوا تھا۔ مولانا احمد دین گکھڑوی نے اسی موضوع پر یہ مضمون لکھا ہے، جس میں انھوں نے حیاتِ مسیح کے سات دلائل ذکر کیے ہیں اور ساتھ ہی مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بھی دیے ہیں۔ یہ مضمون ہفت روزہ ''تنظیم اہلِ حدیث'' لاہور میں تین قسطوں میں چھپا تھا۔ اس سلسلے کی پہلی قسط ۲۵ر جولائی ۱۹۶۹ء کو اور آخری قسط ۱۵ر اگست ۱۹۶۹ء کے شمارے میں شائع ہوئی تھی۔

③ میلاد مروجہ سے متعلق بعض سوالات کے جوابات: گکھڑ کے بریلوی حضرات کی طرف سے مولانا احمد دین مرحوم کی خدمت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخِ پیدائش اور میلادی جلوسوں کے متعلق تین سوالات بھیجے گئے تھے، جن کا جواب مولانا مرحوم نے قلم برداشتہ تحریر فرما دیا۔ یہ جواب ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور (۲۴ فروری ۱۹۷۸ء) میں شائع ہوا تھا۔

④ مسیحی نجات پر میٹھی نظر: اس عنوان سے یہ مضمون ہفت روزہ ''اہلِ حدیث'' امرتسر (۲۶ر جولائی ۱۹۲۹ء) میں اشاعت پذیر ہوا تھا، جس میں مولانا گکھڑوی مرحوم نے عیسائیت میں نجات کے تصور پر گفتگو کی اور بتایا کہ مسیحیت میں نجات کی تین نہایت عجیب و غریب اقسام ہیں اور عیسائی مذہب کی پیروی انجیل کے مطابق آگ میں جلنے کی موجب ہے۔

⑦ مناظرہ لالہ موسیٰ: یہ کتابچہ مولانا احمد دین گکھڑوی اور ایک بریلوی مولوی عبدالغفور ہزاروی وزیر آبادی کے درمیان ایک مناظرے کی روداد پر مشتمل ہے، جو پنجابی شعروں میں لکھی گئی ہے۔ یہ اشعار پنجابی کے ایک شاعر سید میر شاہ نے نظم کیے تھے۔ یہ مناظرہ ۱۳۔۱۴ر اکتوبر ۱۹۳۴ء کو لالہ موسیٰ میں علمِ غیب، نور و بشر اور قبور انبیا سے فریاد کرنے کے متعلق ہوا تھا، جس میں بالآخر غیر مسلم منصفین نے مولانا احمد دین کے حق میں تحریری فیصلہ دیا تھا، جو اس رسالے میں شامل ہے۔

مجموعہ رسائل کی اس طباعت میں آیات کی ترقیم، احادیث و آثار کی تخریج اور عربی و فارسی عبارات کے ترجمے اور تصحیح و مقارنہ کا مکمل اہتمام کیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر حسبِ ضرورت تعلیقات و حواشی بھی رقم کیے گئے ہیں۔ اس مجموعے کی تصحیح اور مراجعت فضیلۃ الشیخ عبداللہ سلیم حفظہ اللہ نے کی ہے۔

مولانا احمد دین گکھڑوی کے رسائل کا یہ مجموعہ دار ابی الطیب گوجرانوالہ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس سے پہلے بھی ادارے کی طرف سے بعض مفید کتب مجموعہ رسائل عقیدہ اور مجموعہ علومِ قرآن از نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ اور مجموعہ مقالات و فتاویٰ علامہ شمس الحق عظیم آبادی اشاعت پذیر ہو چکی ہیں۔ اس ادارے کے نگران فضیلۃ الشیخ فلاح خالد المطیری حفظہ اللہ (مدیر لجنۃ القارۃ الہندیہ، کویت) اور محترم القام مولانا عارف جاوید محمدی حفظہ اللہ ہیں، جن کی سرپرستی میں علمائے اہلِ حدیث کی علمی تراث کا احیاء عمل میں آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور اسے ہم سب کے لیے آخرت میں بلندیِ درجات کا سبب بنائے اور مزید مرضیات سے نوازے۔ آمین

تبصرہ: جناب حافظ شاہد محمود

منزل کی تمنا ہے تو کر جہدِ مسلسل ..... خیرات میں جُبّہ و دستار نہیں ملتے

اہم ملاقات بسلسلہ حرمین شریفین کانفرنس گوجرانوالہ

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی قیادت نے جب سے ۳۰ مئی منیٰ، سٹیڈیم گوجرانوالہ میں تحفظ حرمین شریفین کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا ہے تب سے ہی وہ عملی جد وجہد میں مصروف ہے۔ اسی بنا پر صدر AYF پاکستان حافظ ذاکر الرحمن صدیقی، سیکرٹری جنرل AYF حافظ فیصل فضل شیخ، صدر AYF پنجاب حافظ محمد عمران تبسم، جنرل سیکرٹری AYF پنجاب حافظ منظور الٰہی، ناظم مالیات AYF پاکستان عامر ظہیر، رہنما AYF سیالکوٹ احسان الرحمن اور حافظ مقصود احمد صدر AYF گوجرانوالہ نے وفد کی صورت میں سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ مولانا محمد نعیم بٹ کے طویل تجربہ سے مستفید ہونے کے لیے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔

بالعموم تنظیمی و جماعتی کافی امور پر تبادلہ خیال ہوا اور آئندہ کے لائحہ عمل پر بھی گفتگو ہوئی۔ بالخصوص ۳۰ مئی بروز ہفتہ منیٰ سٹیڈیم گوجرانوالہ میں تحفظ حرمین شریفین کانفرنس کے حوالہ سے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا۔ اراکین وفد کی نمائندگی کرتے ہوئے صدر AYF نے اب تک کی محنت و کاوش اور کاروائی مختصراً پیش کی۔ جس پر بٹ صاحب نے اطمینان کا اظہار کیا اور مزید جہد مسلسل کی تلقین کرتے ہوئے کچھ اہم نکات کی طرف توجہ دلائی۔ سینئر نائب ناظم اعلیٰ نے کہا کہ میں آپ کی محنت، رابطہ باضابطہ اور تنظیمی اجلاس، علماء کی انتہائی دلچسپی، ارکان اور ساتھیوں کی لگن ولولہ اور وابستگی دیکھ کر اندازہ کرتا ہوں کہ ۳۰ مئی کا دن اہل حدیث کی عظمت اور شوکت کا دن ہوگا۔ یہ کانفرنس اپنی مثال آپ ہوگی جو کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اور اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے سر انتہائی کامیابی کا ایک اور تاج سجے گا۔ انہوں نے بتایا کہ ضلع کی طرف سے ناظم ضلع قاری تنویر قمر بھی دو دن پہلے اسی غرض سے ملنے آئے اور اپنے شیڈول سے آگاہ کیا جو کہ بہت ہی ثمر آور اور کامیابی کی طرف پیش قدمی کی غمازی کر رہا تھا۔ بٹ صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ شہر شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ کا شہر ہے۔ یہ دغا نہیں وفا کرے گا۔ جس پر ایک اجتماعی خوبصورت ہنسی ہوئی اور AYF قیادت نے بھرپور مزید محنت، کاوش اور جہد مسلسل کا عہد کیا اور سینئر نائب ناظم اعلیٰ نے ڈھیروں ساری دعاؤں سے الوداع کہا۔ (رانا خبیب الحسن)

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ کا پیغام ..... ہر اہل حدیث کے نام

- حرمین شریفین سے محبت کے دعوے سچے کر دکھائیں
- چھوٹے، بڑے، بوڑھے، جوان، سبھی منیٰ سٹیڈیم گوجرانوالہ آئیں
- شہر ہے شیخ الحدیث کا، گڑھ ہے اہل حدیث کا، یہ دنیا سے منوائیں
- مہینہ مئی کا، تاریخ ۳۰ اور دن ہفتے کا اسے نہ بھلائیں
- چلے آؤ، بڑھے آؤ، ضرور آؤ، میرے شہر منیٰ سٹیڈیم آؤ
- ۳۰ مئی بروز ہفتہ مع دوستاں آؤ، حرمین شریفین کی محبت میں آؤ
- ۳۰ مئی منیٰ سٹیڈیم گوجرانوالہ آؤ
- حرمین شریفین کانفرنس کی رونق بڑھاؤ
- جوق در جوق، قافلہ در قافلہ بڑے شوق سے آؤ
- ذاکر، فیصل، تبسم اور منظور کا حوصلہ بڑھاؤ

اظہارِ تشکر

گذشتہ دنوں بہاولپور جاتے ہوئے ساہیوال کے قریب میرے ساتھ میرے بھائی اور بھانجے کا روڈ ایکسیڈنٹ ہوا جس میں الحمدللہ میں اور میرا بھائی محفوظ رہے جبکہ بھانجے کو چوٹیں آئیں۔ ہم ڈسٹرکٹ ہسپتال ساہیوال داخل ہوئے۔ وہاں پر ہمارے ساتھ قاری محمد حسن سلفی و دیگر رفقاء نے تعاون کیا، ہم ان کے تعاون پر شکرگزار ہیں۔

منجانب: حافظ شریف اللہ شاہد، خطیب U.K

تحفظ حرمین شریفین ریلی و سیمینار ضلع اٹک

مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل پنڈی گھیب اور اہلحدیث یوتھ فورس ضلع اٹک کے زیر اہتمام مورخہ 10 اپریل بروز جمعۃ المبارک ایک عظیم الشان تحفظ حرمین شریفین ریلی نکالی گئی جو کہ محلہ مدینہ مسجد پنڈی گھیب سے شروع ہوئی۔ اس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، جو کہ پنڈی گھیب شہر اور گردونواح کے گاؤں سے اس ریلی میں شریک ہوئے تھے۔ ریلی میں شریک لوگوں نے اپنے ہاتھوں میں کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر پاک سعودی دوستی کے حوالے سے تحریریں درج تھیں اور سعودی حکومت کے اس فیصلے کو سراہا گیا تھا، جو انہوں نے حوثی باغیوں کے حوالے سے کیا تھا۔ علاوہ ازیں اس عزم کا اعادہ بھی تھا کہ حرمین شریفین کے تحفظ کے لئے ہم اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دیں گے، اس ریلی کا اختتام مرکز اہل حدیث گلزار آباد میں ہوا، اور ریلی کے اختتام پر ایک عظیم الشان سیمینار منعقد ہوا جس میں علاقہ بھر کے جید علماء جناب حافظ ارشد محمود، حافظ حمزہ مدنی، صاحبزادہ عبدالباسط مدنی، حافظ جابر مدنی، علامہ نصیر علوی، حافظ بلال احمد زکی اور محترم جناب عارف محمود سلفی نے خطاب فرمائے، علماء کرام نے اپنے خطابات میں حاضرین کو یمن کے موجودہ حالات سے آگاہ کیا، اور لوگوں کو بتایا کہ سعودیہ پر کسی بھی قسم کے حملے کی صورت میں ہم ان شاء اللہ العزیز اپنے خون کا آخری قطرہ بھی تحفظ حرمین شریفین کے لئے بہا دیں گے۔ اس سیمینار میں مختلف مکاتب فکر کے لوگوں، علاقہ بھر کی سیاسی و سماجی شخصیات اور صحافی برادری نے بھرپور طریقے سے شرکت کی۔

ضرورت ہے

جامع مسجد کے لیے ایک عدد خوش الحان قاری صاحب کی ضرورت ہے۔ معقول وظیفہ دیا جائے گا۔ نماز اور صبح و شام بچوں کو قرآن کی تعلیم دے سکتا ہو۔

صاحبزادہ مولانا عبدالغفار صدیقی 0333-8464179

خطیب مرکزی جامع مسجد اہلحدیث کوٹلی شاہجہانیاں

اخبار الجماعۃ

کراچی میں اسماعیلی برادری کی بس پر فائرنگ کی مذمت!

لاہور..... مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کراچی میں اسماعیلی برادری کی بس پر فائرنگ کے واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ اپنے ایک بیان میں انکا کہنا تھا کہ واقعہ میں غیر ملکی ہاتھ کے ملوث ہونے کے امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ دریں اثناء مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلی ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے بھی کراچی کے واقعہ کی مذمت کی ہے۔ اپنے ایک بیان میں انکا کہنا ہے کہ اس طرح کے واقعات اسلام اور پاکستان کو بدنام کرنے کی سازش ہیں۔ اسلام کسی بے گناہ کے قتل کی اجازت نہیں دیتا۔

وفاق المدارس کی طرف سے اہم اعلان

وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات 1436ھ یکم جون 2015ء سے شروع ہو رہے ہیں جس کی رولنمبر سلپس اور ڈیٹ شیٹ جاری کر دی گئی ہیں۔ رول نمبر سلپ نہ ملنے کی صورت میں امیدوار فوراً درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔ برائے رابطہ: حافظ محمد یونس: 0321-6538721 - 041-8780274

منجانب: پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی، مدیر الامتحانات وفاق المدارس السلفیہ پاکستان

تحفظ حرمین شریفین کانفرنس قصور شہر

مرکزی جمعیت اہل حدیث قصور شہر کے زیر اہتمام تحفظ حرمین شریفین کانفرنس بتاریخ 20 مئی بروز جمعہ بعد نماز عشاء جامع مسجد ربانی پیر والا روڈ قصور میں منعقد ہو رہی ہے، خطابات مولانا یوسف پسروری اور مولانا نوید مدنی

اسی طرح تحفظ حرمین شریفین کانفرنس بتاریخ 21 مئی بروز ہفتہ بعد نماز مغرب تا عشاء جامع مسجد المنیرہ مشتاق کالونی قصور میں ہو رہی ہے۔ خصوصی خطاب: مولانا عبدالرحیم کلیم ڈیرہ غازی خاں

منجانب: حافظ اختر علی، ناظم قصور شہر

پاکپتن میں تحفظ حرمین شریفین ریلی

حکومت پاکستان فی الفور فوج بھیج کر غیرت ایمانی کا ثبوت دے۔ تحفظ حرمین شریفین کے لیے جان دینا سعادت کی بات ہے۔ ریلی سے حافظ فیصل افضل شیخ سیکرٹری AYF پاکستان، ضلعی ناظم قاری یعقوب طاہر اور دیگر مقررین نے خطابات فرمائے۔ 10 اپریل کو پاکپتن شہر میں ایک بہت بڑی تحفظ حرمین شریفین ریلی نکالی گئی۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل پاکپتن نے مرکز کے حکم پر اس ریلی کو ترتیب دیا۔ ریلی میں سینکڑوں لوگوں نے شرکت کی، ریلی ماشاء اللہ ہر لحاظ سے کامیاب تھی۔ یاد رہے کہ قاری خلیل اللہ فاروقی امیر، سید عمر فاروق شاہ ناظم تحصیل پاکپتن نے خصوصی کاوش فرمائی۔

منجانب: قاری عبدالمنان سلفی صدر AYF تحصیل پاکپتن

تحصیل رحیم یار خاں کی تبلیغی کاوشیں

6 مارچ کا خطبہ جمعہ مرکز اہل حدیث مسلم بازار۔ حضرت مولانا رانا محمد شاہد محمدی نے پڑھایا۔

11 مارچ بروز بدھ بعد نماز مغرب مرکزی مسجد مبارک اہل حدیث مسلم بازار رحیم یار خاں میں حافظ ثناء اللہ زاہدی ضلعی امیر رحیم یار خاں، قاری سعید احمد کا درس قرآن۔

13 مارچ کا خطبہ جمعۃ المبارک مرکز اہل حدیث مسلم بازار رحیم یار خاں، قاری مولانا نعیم الرحمٰن شیخوپوری نے پڑھایا۔

13 مارچ بعد نماز مغرب ارشاد کالونی، ڈڑی سانگی رحیم یار خاں مسجد بیت المکرم میں الشیخ حافظ ثناء اللہ زاہدی، مولانا نعیم الرحمٰن شیخوپوری، صاحبزادہ ثناء اللہ قصوری اور مرزا افتخار بیگ، زیر انتظام مولانا محمد ابراہیم خلیل، مولانا رشید احمد خطیب مرکز ہذا

10 مارچ بعد نماز مغرب مسجد الاسراء اہل حدیث سنی پل۔ صاحبزادہ مولانا ثناء اللہ شاہد قصوری اور مرزا افتخار بیگ۔ مولانا محمد راشد عباس خطیب مرکز ہذا

10 مارچ بعد نماز عشاء۔ محمدی مسجد اہل حدیث 103 ابوظہبی روڈ، ثناء اللہ شاہد قصوری۔

20 مارچ کا خطبہ مرکز اہل حدیث مسلم بازار جناب مولانا اکرم شہزاد (لیہ)

27 مارچ کا خطبہ جمعہ مرکز اہل حدیث (مبارک مسجد) پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد (لاہور) زیر انتظام مرزا افتخار بیگ۔

رابطہ: الشیخ حافظ ثناء اللہ زاہدی، ضلعی امیر رحیم یار خاں

خواجہ بشیر احمد عقیل امیر خان پور

تحدیث نعمت!

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ عبدالستار الحماد صاحب چھتیس سال سے حکومت سعودیہ کی زیر نگرانی پاکستان میں دعوت وتبلیغ اور درس وتدریس کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ ذمہ داری ختم ہو رہی تھی کہ حکومت سعودیہ نے آپ کی سابقہ حسن کارکردگی کے پیش نظر مزید دو سال کی توسیع کر دی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عقیدۂ توحید پر قائم حکومت کو دین وملت کی مزید خدمت اور حضرت حافظ صاحب کو حسب سابق اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

خطبات جمعۃ المبارک

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل بوریوالہ کے زیر اہتمام بسلسلہ تحفظ حرمین شریفین مولانا محمد ادریس ضیاء (وہاڑی) کے خطبات جمعۃ المبارک کا شیڈول درج ذیل ہے:

15 مئی ..... جامع مسجد محمدی اہل حدیث گوشت مارکیٹ، گلی نمبر B، مرضی پورہ بوریوالہ۔

22 مئی..... جامع مسجد مدنی اہل حدیث نعمت کالونی، گگھڑ منڈی

29 مئی..... جامع مسجد محمدی اہل حدیث چک 421/E.B

5 جون..... جامع مسجد اہل حدیث 203/E.B نزد اڈا اماناموڑ

منجانب: مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل بوریوالہ

خطبہ جمعۃ المبارک

جامع مسجد اہل حدیث چک 112 علی آباد تحصیل سانگلہ ہل میں 8 مئی کا خطبہ جمعۃ المبارک مولانا قاری شفیق الرحمٰن نے تحفظ حرمین شریفین کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔ انہوں نے حرمین شریفین کی حرمت وتقدیس بیان کی۔ علاوہ ازیں مملکت سعودی عرب کے ساتھ بھرپور یکجہتی کا اظہار کیا۔

منجانب: عبدالغفور والہلہ چک ہذا

دوسرا سالانہ ربانیوں کا اجتماع

حفظ وتجوید قراءت کی معیاری درسگاہ ربانیہ اسلامک سنٹر جامع مسجد مدنی اہل حدیث ہاشمی کالونی کنگنی والا گوجرانوالہ میں دوسرا سالانہ تقسیم اسناد وانعامات کے موقع پر ربانیوں کا اجتماع بتاریخ 22 مئی بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء منعقد ہو رہا ہے جس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحمید ہزاروی مہتمم ادارہ ہذا۔ امام القراء حضرت قاری محمد ادریس عاصم، نگران ومحتمن ادارہ ہذا، شیر پنجاب حضرت مولانا منظور احمد، حضرت مولانا بنیامین عابد، حضرت مولانا محمد مالک بھنڈر کے علاوہ شہر بھر سے جید علماء اور قراء تشریف لا رہے ہیں۔

منجانب: (قاری) عنایت اللہ ربانی کاشمیری۔ گوجرانوالہ

امیر لیہ حضرت مولانا عبدالغفار حسن داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مجلہ پریس جا رہا تھا' خبر ملی کہ امیر ضلع لیہ حضرت مولانا عبدالغفار حسن اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! موصوف گذشتہ دنوں بس حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے اور لاہور کے ایک ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے ابدی گھر منتقل ہو گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مولانا قاری عبدالحفیظ مدنی نے پڑھائی۔ مولانا فاضل عالم دین تھے۔ ضلع لیہ کی امارت کے علاوہ دین ومسلک کے لیے ان کی بے شمار خدمات ہیں۔ دریں اثناء امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر' ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ' امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد' ناظم اعلیٰ پنجاب میاں محمود عباس مدیر اعلیٰ ''اہل حدیث'' بشیر انصاری' صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان' ڈاکٹر ذاکر الرحمن صدیقی' سیکرٹری جنرل سید افضل شیخ' صدر پنجاب AYF حافظ عمران تبسم ودیگر رہنماؤں نے اپنے تعزیتی بیان میں مرحوم کی مغفرت اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔ رب ذوالجلال سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کی دینی خدمات قبول فرمائے اور بشری لغزشوں سے درگذر فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

مولانا محمد ابرار ظہیر کو صدمہ

گذشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے ترجمان چیف ایڈیٹر ہفت روزہ ونوید ضیاء جناب مولانا محمد ابرار ظہیر کی ہمشیرہ محترمہ کمالیہ میں حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مولانا محمد صادق خلیل نے پڑھائی جبکہ نماز جنازہ میں حافظ عبدالشکور شیخوپوری' حافظ امتیاز محمدی' قاری محمد شفیق بٹ' مولانا جابر گرجاکھی' حافظ جہانگیر جامعہ سلفیہ سمیت مختلف طبقہ ہائے فکر اور احباب جماعت کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ اور شب زندہ دار خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت کرے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل دے۔ مزید برآں سینیٹر پروفیسر ساجد میر امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان' حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب' میاں محمد عباس ناظم اعلیٰ پنجاب' حافظ عبدالعلیم یزدانی' قاضی ریاض قدیر' پروفیسر سعید کلیروی' حافظ عمران عریف' حافظ عبدالرزاق فاضل مدینہ یونیورسٹی' مولانا مشتاق چیمہ' عبدالرحمن بٹ' بشیر انصاری مدیر اعلیٰ ''اہلحدیث'' لاہور' حکیم محمد افضل جمال' مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی گوجرانوالہ کے ذمہ داران سمیت ملک بھر سے احباب جماعت' دوست واعزاء اقارب نے فون پر اور بالمشافہ ان سے اظہار تعزیت کیا اور مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا بھی کی۔

شریک غم: عبدالرحیم قریشی' ناظم دفتر پنجاب

خادم دارالحدیث بابا نور احمد کا انتقال

مورخہ 24 اپریل بروز جمع بعد نماز مغرب بابا نور احمد قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ اگلے روز بعد ظہر L-32/2 میں راقم الحروف نے پڑھائی۔ مرحوم نے تقریباً پینتیس سال دارالحدیث میں بطور امام مسجد ومدرسہ خدمت انجام دی۔ مسلک حق اہل حدیث قبول کرنے کے بعد وہ توحید وسنت کی نشر واشاعت میں سرگرم رہے۔ طلبہ سے محبت کرتے' مرحوم کے لے پالک بیٹے مولوی محمد اکرم خطیب L-32/2 نے آخری ایام میں مقدور بھر خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول فرمائے اور جنت الفردوس کا وارث بنائے۔ آمین!

عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث اوکاڑا 0312-4403173

انعامی مسابقہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث یوتھ فورس کسووال کے زیر انتظام اسلامی اشعار کا مقابلہ رکھا گیا ہے۔ اسلامی شعر اس 0304-6462863 نمبر پر 30 مئی تک سینڈ کر دیں۔ بہترین شعر بھیجنے والے امیدوار کو بذریعہ قرعہ اندازی بالترتیب 1500-1000 - 500 روپے کے نقد انعام سے نوازا جائے گا۔ قرعہ اندازی 3 جون کو کی جائے گی۔ ان شاء اللہ!

منجانب: شعبہ علمی مسابقہ جات مرکز اہل حدیث کسووال

چیچہ وطنی میں تحفظ حرمین شریفین پریس کانفرنس

15 اپریل 2015ء بروز اتوار صبح 7 بجے پریس کلب چیچہ وطنی میں الشیخ حافظ ظفر اللہ خان' امیر ضلع ساہیوال کی امارت میں پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ مولانا محمد اکرم ربانی' مولانا محمد ابراہیم ظہیر اور ناظم تحصیل جناب عتیق الرحمن عزیز نے اپنے خطاب میں کہا کہ حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس بے شمار لشکر ہیں اور اہل ایمان بھی حرمین شریفین کی حرمت کے لیے جان دینے کو سعادت سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں شہروں کی قسمیں اٹھائی ہیں اور مکہ مکرمہ کو شہر امن قرار دیا ہے۔ بعد میں حافظ محمد یوسف گوہر نے بھی خطاب کیا' امیر ضلع الشیخ حافظ ظفر اللہ خان صاحب نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ابرہہ کافر بھی یمن سے آیا تھا اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کی حفاظت فرمائی اور قیامت تک حفاظت فرمائے گا۔ ان شاء اللہ! پوری قوم اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کے تمام کارکن حرمین شریفین کی خاطر مرمٹنے کے لیے تیار ہیں۔ دعائے خیر پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

منجانب: محمد شفیق

رشتہ درکار ہے

گجر فیملی سے تعلق رکھنے والے حافظ قرآن لڑکے کے لیے نیک سیرت وصورت گجر برادری سے لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ قرآن وحدیث کے علم سے آراستہ عالمہ کو ترجیح دی جائے گی۔

رابطہ: 0321-4212336

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ''جوھر نایاب'' تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

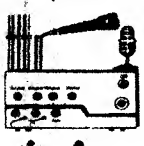

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

مکمل علاج، مکمل خوراک

فیضل

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

معجون قوتِ اعصاب زعفرانی

133 اجزاء کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف

☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن

☆ ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	ناگرموتھ	مغز بندق	آرد خرما	جوہر آہن
مصطگی	جلوتری	تج	مغز بنولہ	سنگھاڑا	کشتہ چاندی
مروارید	دارچینی	اکر	الائچی خورد	پنج کانج	شکوفہ اذخر
ورق طلاء	لونگ	مائیں	الائچی کلاں	بیخ عشق پیچ	33 اجزاء
ورق نقرہ	گوند کیکر	جڑ مونگے	تر مجبین	ماہلچر	
مغز چلغوزہ	مغز بادام	رس کٹوائی	بہمن سفید	گوند کتیرہ	

معجون تسکین دل

دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

- دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
- جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
- عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

قیمت 1200 روپے

وزن 500 گرام

آب سیب	آب انار	آب ادرک	ورق نقرہ	تخم خرفہ
آب بہی	آب لیمن	شہد خالص	بہمن سفید	عود ہندی
زعفران	مروارید	ورق طلاء	کشنیز	بادر نجو بیہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	تخم کاہو	درونج عقربی
صندل سفید	طباشیر	آملہ	جوہر مرجان	مغز تربوز
گل وچی	الائچی خورد	کہربا شمی	بہمن سرخ	

مرکب معتمد ڈاکٹر ابو تمیم

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری

0314-3085577

فیضل FOODS سٹار پلازہ ڈی گراؤنڈ سپلیز کالونی فیصل آباد

گولڈن

عرصہ 47 سال سے مساجد کی خدمت میں پیش پیش

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

ہمارے ہاں سے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

چوک نیا نیس نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں سے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیا نیس نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

محمد زیشان ربانی
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا نیس گوجرانوالہ
فون نمبرز 055-4212804,4226706-0300-6430029

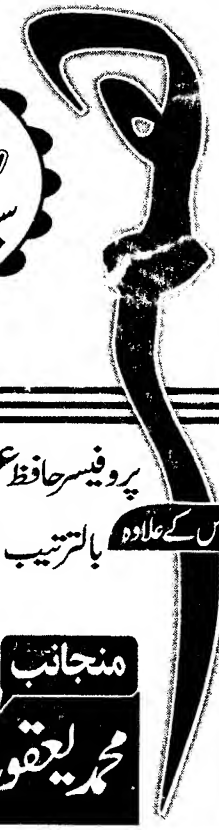

محترم جناب پروفیسر
سینیٹر ساجد میر صاحب حفظہ اللہ

کو سینیٹر بننے پر
اور مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے
ایک بار پھر بلامقابلہ
امیر منتخب ہونے پر

محترم فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حافظ
عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ
جناب

کو ناظم اعلیٰ منتخب ہونے پر

جناب محترم
حاجی عبدالرزاق صاحب حفظہ اللہ

کو ناظم مالیات منتخب ہونے پر

اس کے علاوہ
پروفیسر حافظ عبدالستار حامد صاحب، میاں محمود عباس صاحب اور مولانا مبشر احمد مدنی صاحب کو
بالترتیب امیر، ناظم اعلیٰ اور ناظم مالیات پنجاب نامزد ہونے پر

بہت بہت مبارک باد

منجانب

محمد یعقوب سیالکوٹی، حاجی محمد شفیق کھوکھر، چوہدری عبدالمعید برادران نظام آباد

دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت اتائی معالجین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذائی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی پیچش ہوں اور تکے کباب روسٹ بروسٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفاء کی اُمید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور تراویح بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب ونظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار ملکی وغیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں اور دو ایوارڈ ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں غدانخواستہ آپ یا آپ کے جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ انشاء اللہ شفائے کاملہ وعاجلہ ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور، کوئی زہریلی، کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے

جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

صداع	بندنزلہ	مرگی	کڑل پڑنا	پلورسی	دل میں سوراخ	دائمی قبض	فالج
عصابہ	نکسیر	قولنج	کیرا	بلڈ پریشر	دل کا ڈال بند ہونا	اپینڈکس	جنون
شقیقہ	مونہہ سے بدبو	رعشہ	عظم خدد ورقیہ	کولسٹرول	بھوک بند ہونا	بھگندر	امعائی کمزوری
سبات	رال بہنا	مالی خولیا	دمہ	انجائنا	بھوک کی زیادتی	گیس	تخدیر الاعضاء
بے خوابی	لکنت	ٹینشن	تپ دق	دل کا دورہ	السر	یوریا	ایڈز پیرمیا
خواب میں ڈرنا	نسیان	دل ڈوبنا	ٹی بی	تھیلاسیمیا	اماس	کریٹی نن	سداجوانی

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

میزان بینک سیونگ اکاؤنٹ نمبر
70010101053034
ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
03457545199
شناختی کارڈ نمبر
35103-1466875-3

نوٹ:
عنقریب دبئی، سعودی عرب میں آنے والا ہوں

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی حبیب آباد تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور 0345-0321-0313-7545119

مرکزی جمعیت اہلحدیث لاہور کے زیر اہتمام

بمقام جامع مسجد تقویٰ H بلاک وفاقی کالونی لاہور

22 مئی 2015 کا

خطبہ جمعۃ المبارک

ان شاء اللہ

آغاز خطبہ 12:40

ترجمان کتاب وسنت

مجاہد الحدیث

جناب محترم

حضرت مولانا میاں محمود عباس صاحب

حفظہ اللہ تعالیٰ

ناظم اعلیٰ

مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب

خواتین کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا

ارشاد فرمائیں گے

منجانب

حافظ ممتاز حسین

خطیب مرکز ھذا

ناظم مساجد

مرکزی جمعیت اہلحدیث لاہور

ممبر ڈسٹرکٹ مساجد کمیٹی لاہور

0321-2222574

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے درج ذیل اصلاحی تبلیغی و دینی کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں

خواہش مند حضرات مبلغ چالیس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر دس کتابیں مفت منگوائیں

- دم ذریعہ علاج کتاب وسنت کی روشنی میں
- پیارے نبی ﷺ کی پیاری نماز!
- پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں
- قرآنی اور مسنون دعائیں
- نماز کے بعض اہم مسائل
- تعارف اہل حدیث
- فضیلت اسلام!
- طریقہ صیام وقیام
- مسائل زکوٰۃ
- حرز اعظم

اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل مدلل، رنگین اور خوبصورت سات اشتہارات کا مکمل سیٹ بھی مفت زیر تقسیم ہے۔ مساجد اہل حدیث کے منتظمین حضرات صرف بیس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مکمل سیٹ منگوائیں اور فریم کروا کر مساجد میں آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ مؤثر ترین ذریعہ ہے۔

نوٹ: فریم کروا کر آویزاں کرنے کا تحریری وعدہ آنا ضروری ہے۔

محمد یٰسین راہی، مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب

محمد ارشد فاروق | محمد زبیر | محمد اصغر | امان اللہ مدنی PHD | عبدالرحمن مغل | محمد مرتب مبرد | محمد ارشد | محمد طارق

زیر اہتمام

مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع لاہور کے زیر اہتمام

زیر نظامت

حافظ ڈاکٹر عبدالکریم MNA
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان
چیئرمین کمیٹی برائے مذہبی امور پاکستان

سالانہ معراج مصطفیٰ ﷺ کانفرنس

بسلسلہ تحفظ حرمین شریفین

قائد اہلسنت علامہ حافظ ساجد میر حفظہ اللہ
پرنسپل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
امیر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان

مولانا محمد اسلم ظہیر حفظہ اللہ
خطیب مرکز مدینہ اہلحدیث پکا برج لاہور

مولانا قاری غلام نبی عثمانی
رکن مرکزی شوریٰ جمعیۃ اہلحدیث پاکستان

24 مئی 2015ء بروز اتوار صبح 10 بجے سے نماز مغرب تک

مرکز مدینہ اہلحدیث اہلسنت پکا برج لاہور

پہلی نشست صبح 10 بجے ہوگی | دوسری نشست بعد نماز ظہر ہوگی | تیسری نشست بعد نماز عصر ہوگی

منظور احمد — موضوع: مہینہ کی شان پردہ

زبیر احمد ظہیر — موضوع: مدد و اسباب

محمد سلطین شاد — موضوع: علماء کی شان

محمد حنیف بابا — موضوع: معراج مصطفیٰ ﷺ

عبدالستار حامد — موضوع: سیرت طیبہ ﷺ

عبدالغفور راشد — موضوع: شان اولیاء اللہ

محمد خالد مجاہد — موضوع: ماں اور بیٹی

محمد خلیق خان — موضوع: اللہ محمد مصطفیٰ ﷺ

عبدالباسط — موضوع: قرآن مجید کی تلاوت

محمد ناصر مدنی — موضوع: تحفظ حرمین شریفین

محمد یامین عابد — موضوع: سیرۃ حضرت بلال رضی اللہ عنہ

محمود عباس — موضوع: کرامت صحابہ

بشیر احمد مدنی — موضوع: شہداء کی برکات

عبدالمنان — موضوع: بدنصیب عورتیں

عطاء الرحمن عامر — موضوع: سیرۃ سیدہ مطہرہ مریم

محمد آصف بابا — موضوع: ماں کی شان

محمد ندیم شاکر — موضوع: ماں کی شان

بابر فاروق — موضوع: محمد ﷺ

حبیب الرحمن ضیاء — موضوع: حضرت یونس علیہ السلام

محمد طارق ضیاء — موضوع: عورت کا مقام

ایوان اقبال لاہور میں 25 اکتوبر بروز اتوار صبح 10 بجے سے لیکر نماز مغرب تک

زیر اہتمام

شہادت حسین کانفرنس

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ماتحت تمام ضلعی تنظیمات

ابوبکر حسین | قدرت اللہ خلجی | عبدالرؤف بابا | محمد حنیف بابا | محمد سلطین شاد | محمد حنیف بابا | مشتاق احمد

سلیم عثمانی | ضیاء الرحمن | محمد عارف | محمد عباس شاد | عبدالرؤف تبسم | محمد اسد اسد | محمد یونس عابد | ارشاد الرحمن | عبدالرحمن زاہد

عبدالجبار شاکر | عبدالمجید اسد | محمد علی فاروقی | آصف بابا ظہیر | محمد ابوبکر شاہد | محمد اسلم مدنی | حبیب الرحمن ثانی

محمد اصغر راشد | اکرام الرحمن | شکیل احمد | اکرام الحق | محمد یحییٰ | عبدالکریم | محمد راشد | آفتاب احمد

حافظ انا محمد اسلم ظہیر خطیب مرکز مدینہ اہلحدیث اہلسنت پکا برج لاہور نزد پنگالی اڈا 0333 4622575 برکی ھڈیارہ روڈ لاہور

خوشخبری

قرآن وسنت کے فہم کی بنیاد عربی گرائمر سیکھنے کا نادر موقعہ

دَورَۃُ النَّحوِ وَالصَّرف

25 شعبان تا 25 رمضان المبارک

جامعہ الامام البخاری اہل حدیث مقام حیات سرگودھا

فضیلۃ الشیخ شیخ الحدیث استاد العلماء حضرت مولانا قمر الزمان الدینی حفظہ اللہ شیخ الحدیث جامعہ ہذا

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا ابو حیدر محمد عاصم صاحب حفظہ اللہ سرگودھوی

داخلے کی شرائط

طالب علم نیک سیرت اور اچھے اخلاق کا حامل ہو، طالب علم کم از کم درس نظامی کی پہلی کلاس پڑھا ہو، جامعہ کی طرف سے دیئے گئے قواعد وضوابط کی پابندی ضروری ہے، موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں، مقررہ تاریخ تک جامعہ پہنچنا ضروری ہے

چند اہم خصوصیات

گرائمر کے قواعد کا مکمل احاطہ وفہم، عربی گرائمر میں کی جانے والی غلطیوں کی نشاندہی وتصحیح صیغوں میں مکمل مہارت، ابواب کی گردانوں میں مکمل مہارت اور کی جانے والی غلطیوں کی نشاندہی اور تصحیح اجراء وترکیب پر بھرپور توجہ، پوزیشن ہولڈرز طلباء کیلئے قیمتی انعامات، دورے کے اختتام پر سند کا اجراء

0343-6920169
0305-4166656
0312-9674236

سید محمد سبطین شاہ نقوی عفا اللہ عنہ
مدیر جامعہ الامام البخاری اہل حدیث مقام حیات سرگودھا

جامعہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اہلحدیث

ملحقہ جامع مسجد محمدی اہلحدیث کوٹ بھوانیداس

کوٹ اسلام ضلع گوجرانوالہ

29 مئی بروز 2015

اتوار بعد نمازِ عصر تا مغرب

تقریبِ تکمیلِ بخاری شریف

انشاء اللہ العزیز

صحیح البخاری کی تکمیل کے موقع پر

اسٹیج سیکرٹری

فضیلۃ الشیخ استاذ العلماء حضرۃ مولانا حافظ محمد داؤد صاحب رڑیالوی

حمد و نعت

شاعرِ اسلام مولانا فدا الرحمن طیب صاحب گوجرانوالہ

تلاوت

محترم جناب قاری محمد آصف عثمانی صاحب

مدرس شعبہ حفظ جامعہ ھذا فاضل سبعہ عشرہ الازہر

مہمانِ خصوصی

اساتذہ کرام، علماء عظام،
معززین جماعت
معاونین جامعہ ھذا

جامعہ کے تمام شعبہ جات میں

داخلہ جاری ہے

درسِ حدیث

شیخ الحدیث فضیلۃ الشیخ حضرۃ مولانا عبدالسلام صاحب حفظہ اللہ

خطیب و مہتمم جامعہ ھذا

فاضل نوجوان مولانا عبدالمنان راسخ صاحب خطیب دلپذیر

طلاب 4:15 تا 4:45

فاضل نوجوان مولانا نبیامین عابد صاحب آف اوکاڑہ

نمازِ عصر 3:50

جامعہ کا علمی سٹاف

- حضرۃ مولانا عبدالسلام صاحب خطیب جامع مسجد محمدی اہلحدیث کوٹ بھوانیداس
- حضرۃ مولانا حافظ محمد داؤد صاحب رڑیالوی
- حضرۃ مولانا حافظ تنویر الرحمن عامر صاحب
- حضرۃ مولانا حافظ سلمان غنی صاحب
- حضرۃ مولانا قاری محمد یامین صاحب
- حضرۃ مولانا عبدالوحید عاصم صاحب
- حضرۃ مولانا قاری محمد آصف عثمانی صاحب
- ماسٹر محمد بشیر صاحب

نعمان اصغر | حافظ مہران آفت | حافظ مبشر قوال | محمد ابوہریرہ | محمد عمران بھاتی | محمد شاہد | محمد مرشد | عبدالرحمن | احتشام فرید

الداعی الی الخیر

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث و اہلحدیث یوتھ فورس کوٹ بھوانیداس کوٹ اسلام ضلع گوجرانوالہ

0301,0331 6648797

Weekly **AHL- E - HADITH**

CPL No 116

106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V: 042-37722876

حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1985 — صیغۃ الجامعہ اول

ابوالبرکات احمد رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1991 — صیغۃ الجامعہ دوم

علامہ محمد اعظم رحمۃ اللہ علیہ — صیغۃ الجامعہ سوم

الشیخ قاری محمد یحییٰ اہو جیانی رحمۃ اللہ علیہ

تقریبِ تکمیلِ صحیح بخاری شریف

بعد از ترک اشغام کے انتظام کے تحت منعقد ہو رہی ہے

آیئے ایمان بڑھائیے

عظیم الشان

اہل اسلام سے شرکت اپیل ہے

خطاب: حافظ انس نثار صاحب

بتاریخ

22 مئی 2015

بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر

جمعاً

جامعہ اسلامیہ اہلحدیث

محلہ گلشن آباد حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

انشاء اللہ

آخری حدیث پر درس

استاذ العلماء

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا حافظ

محمد عباس انجم

گوندلوی حفظہ اللہ

شیخ الحدیث جامعہ ھذا

مصنف کتب کثیرہ

جامعہ کا مسلک صاف

عثمان ابراہیم صاحب — خطبہ جمعہ — محمد زبیر صاحب

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا حافظ

مسعود اظہر

حفظہ اللہ صاحب

سیرۃ امام بخاری رحمہ اللہ پر خطاب

مطیع الرحمن صاحب — افضل فیضی صاحب کلاس

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا حافظ

عبدالسلام زاہد

حفظہ اللہ صاحب

ناظم جامعہ ھذا

عباس انجم — عطاء اللہ ساجد — عبدالسلام زاہد — عبدالمنان

عبدالرحمن عفیف — انس نثار — محمد ایوب صابر — محمد اسماعیل

امیر حمزہ — مطیع الرحمن — عبداللہ سعید — عبدالمجید — ظفر محمود — افضل فیضی

سرپرست انجمن خدام اہلحدیث و طلبا بخاری کلاس

محلہ گلشن آباد گوجرانوالہ

055-4239698